قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 25 مارچ 2022ء | 22 شعبان 1443 ہجری قمری | 25 امان 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:73

ارشاد باری تعالیٰ

وَ لَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ ۚ فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ ہَدَی اللّٰہُ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ حَقَّتۡ عَلَیۡہِ الضَّلٰلَۃُ ؕ فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۳۷﴾

(النحل: 37)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے ہر اُمّت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور بتوں سے اجتناب کرو۔ پس ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور انہی میں ایسے بھی ہیں جن پر گمراہی واجب ہوگئی۔ پس زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔

فرمانِ رسول ﷺ

آنحضرتؐ نے خطبہ حج میں تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، باقی مسند الانصار، حدیث رجل من أصحاب النبی ﷺ)

اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے، یاد رکھو کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی سرخ وسفید رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سرخ وسفید رنگ والے پر کسی طرح کی کوئی فضیلت نہیں۔ ہاں تقویٰ وجہ فضیلت ہے۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

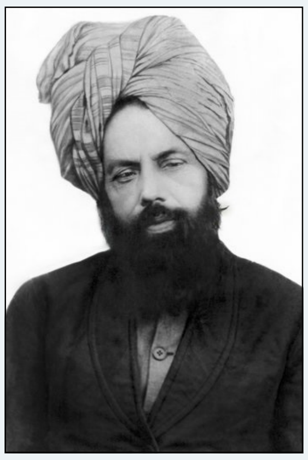

اے میرے قادر خدا! اے میرے پیارے رہنما! تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق وصفا۔ اور ہمیں اُن راہوں سے بچا جن کا مدّعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا۔

اَمَّا بَعۡدُ اے سامعین! ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اُس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق اور مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں بھی شراکت رکھتے ہیں۔یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں۔ اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں۔ اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔

اے ہموطنو!! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو۔ اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں۔ وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اُس کا سورج اور چاند اور کئی اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں اور دوسری خدمات بھی بجالاتے ہیں۔ اس کے پیدا کردہ عناصر یعنی ہَوَا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اُس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ پس یہ اخلاق ربّانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروّت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 439-440)

فرمان خلیفہ وقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تمام دنیا کا خدا ہے۔ اور جس طرح اس نے تمام قسم کی مخلوق کے واسطے ظاہری جسمانی ضروریات اور تربیت کے مواد اور سامان بلا کسی امتیاز کے مشترک طور پر پیدا کئے ہیں اور ہمارے اصول کے رُو سے وہ ربّ العالمین ہے اور اس نے اناج، ہوا، پانی، روشنی وغیرہ سامان تمام مخلوق کے واسطے بنائے ہیں اسی طرح وہ ہر ایک زمانے میں ہر ایک قوم کی اصلاح کے واسطے وقتاً فوقتاً مصلح بھیجتا رہا ہے۔ جیسے علامہ رازی نے بھی لکھا تھا کہ سوال کرنے والے کے سوال سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ جب دیکھ لیتا ہے کہ دنیا بگڑ رہی ہے، حالات خراب ہو رہے ہیں تو اس وقت مصلح بھیج دیتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جن قوموں یا مذہبوں کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف انہی کو خاص کیا ہوا ہے جیسا کہ (اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں آریوں کا اور یہودیوں یا عیسائیوں کا ذکر کیا ہے) ان کا خیال یہ ہے کہ صرف انہیں میں ہی مصلح آ سکتے ہیں، انہیں میں نیک لوگ پیدا ہو سکتے ہیں، انہیں میں نبی آ سکتے ہیں، اسرائیلیوں سے باہر کوئی نبی نہیں آ سکتا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ اس بات سے اللہ تعالیٰ کو تمام جہانوں کا ربّ نہیں سمجھتے لیکن اسلام کے خدا کا تصور ربّ العالمین کا ہے، اسلئے قرآن کریم کی ابتداء ہی اس لفظ سے ہے۔

آپ فرماتے ہیں: ’’پس ان عقائد کے ردّ کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ اور جابجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے

بقیہ صفحہ 11 پر

اس شمارہ میں

- غزل (منظوم)
- کینیڈا کی سرزمین پر تکمیل کا نظارہ
- جمہوریہ آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کا قیام
- نیوزی لینڈ میں تبلیغ احمدیت
- الہام ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ اور سرزمین امریکہ
- کالج کے طلباء کا مسجد دارالعزیز تبلیغ انٹورپن بیلجیئم کا وزٹ

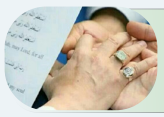

دربارِ خلافت

؎ آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت خیر دین صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب احرار کا فتنہ بھڑکا تو خاکسار نے دیکھا کہ حضرت امیر المومنین کے ایک طرف یوسف نامی شخص لیٹا ہوا ہے اور دوسری طرف حضور کے شیر محمد لیٹا ہوا ہے۔ تو اس میں جنابِ الٰہی نے یہ بتایا کہ واقع میں یہ یوسف تو ہے مگر بعض لوگ حضور کی ترقی کو دیکھ کر جل رہے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ کیونکہ غیر معمولی خدائی طاقت ہے اس لئے جلنے والے کچھ نہیں کرسکیں گے۔ گویا یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کے مطابق ہے۔

یوسف تو سن چکے ہو اِک چاہ میں گرا تھا
یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 7 صفحہ 160 از روایات حضرت خیر دین صاحبؓ)

حضرت ڈاکٹر نعمت خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ 1896ء کی ان کی بیعت ہے کہ جب خلافتِ ثانیہ کا وقت آیا تو مَیں نے بیعت کا خط حضرت امیر المومنین کی خدمت میں لکھا اور اُن دنوں میں شاید رخصت پر ریاست نادون ضلع کانگڑہ میں اپنے گھر پر تھا۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ان کا خط آیا۔ (یعنی یہ حضرت مولوی غلام حسین صاحب پشاوری کا ذکر کر رہے ہیں کہ ان کا خط آیا۔ یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے سسر تھے لیکن انہوں نے پہلے شروع میں بیعت نہیں کی تھی بلکہ پیغامیوں کے ساتھ چلے گئے تھے۔) کہتے ہیں اُن کا مجھے خط آیا اور اُس میں بیعت فسخ کرنے کے متعلق یہ لکھا ہوا تھا کہ فسخ کر دو۔ حضرت خلیفہ ثانی کی جو بیعت ہے وہ فسخ کر دو۔ چونکہ میرا تعلق اُن سے بہت عرصہ رہا تھا اس لئے اصلیت کو نہ سمجھا اور مَیں نے فسخ بیعت کے متعلق پیغامِ صلح میں لکھ دیا۔ اعلان ہوگیا اور اُن کے ساتھ یعنی پیغامیوں کے ساتھ میں ہو گیا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ خاندانِ نبوت کے متعلق میرے وہی خیالات رہے جو پہلے تھے اور کبھی مجھ سے بے ادبی کے الفاظ نہ نکلے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود کی جو اولاد تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی وغیرہ، ان کے متعلق کوئی بے ادبی کے الفاظ نہیں نکلے) یہی حالت مدت تک رہی۔ ان کے ایک دو جلسوں میں بھی شامل ہوا۔ (یہ جو مَیں نے شروع میں ان کا یعنی مولوی غلام حسین صاحب کا ذکر کیا ہے ناں، تو انہوں نے بیعت نہیں کی تھی لیکن 1940ء میں انہوں نے پھر بیعت کر لی تھی اور مبائعین میں شامل ہو گئے تھے پھر قادیان ہی آ کر رہے ہیں۔) بہرحال یہ کہتے ہیں کہ مَیں جلسوں میں بھی شامل ہوا۔ 1930ء یا اس سے پہلے، ایک رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑی حویلی سمندر کے کنارے پر ہے اور پانی کی لہریں زور شور سے اس کے ساتھ ٹکراتی ہیں اور بہت شور ہوتا ہے۔ اُس حویلی کے اندر سے مولوی محمد علی نکلے تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُن کے چہرے کا نصف حصہ سفید اور نصف سیاہ تھا۔ معاً میرے دل میں خیال ہوا کہ ان کی پہلی زندگی یعنی پہلی حالت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کی اچھی تھی اور اُس کے بعد کی سیاہ ہوگئی۔ اُس کے بعد جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو ہدایت کی طرف لاتا ہے تو اُس کے اسباب بھی ایسے پیدا کر دیتا ہے جو اس کی ہدایت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ مَیں 1932ء میں اپنے گھر پر تھا۔ میرے اہلِ خانہ سرگودھا میں تھے کہ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب امریکہ والوں کا، جو میرے رشتہ دار ہیں، خط پہنچا کہ آپ بہت جلد قادیان آجاویں۔ کیونکہ مَیں نے امریکہ جانا ہے اور مکان کا بنوانا آپ کے ذمہ ہے۔ (قادیان میں جو مکان بنوانا تھا، اُس کی نگرانی آپ کریں) کہتے ہیں اس پر مَیں اپریل 1932ء میں قادیان آ گیا اور مکان تیار کرایا۔ میرے اہلِ خانہ بھی یہاں آ گئے۔ یہاں آ کر دیکھا تو عجیب ہی کیفیت نظر آئی۔ نیا آسمان اور نئی دنیا نظر آنے لگی۔ نمازوں میں شامل ہونا، حضرت صاحب کے خطبات کا سننا اور تقریروں کا سننا، اس نے ایسا اثر ڈالا کہ جو مغالطے دیئے گئے تھے وہ آہستہ آہستہ دور ہونے لگے۔ اتفاق سے مَیں قادیان سے نادون گیا تو مہاشہ محمد عمر تبلیغ کے واسطے وہاں آئے ہوئے تھے۔ اثنائے گفتگو مجھے کہنے لگے کہ آپ بیعت کا فارم بھر دیں۔ مَیں نے بیعت کا فارم بھر دیا اور دل کی سب کدورتیں دور ہوگئیں اور خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل کے سائے میں لے لیا اور مجھ جیسے عاصی کو دوبارہ زندگی بخشی ورنہ میرے ساتھی ابھی تک نخوت کی ذلت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ دل تو اُن کا اندر سے محسوس کرتا ہے کہ ہم نے بڑی غلطی کی لیکن ظاہراً امارت اُن کے حق کے قبول کرنے میں مانع ہے اور یہی اُن کا جہنم ہے جس میں وہ ہر وقت پڑے جلتے ہیں۔ دل تو اُن کا چاہتا ہے کہ مان لیں لیکن ناک کے کٹنے کا خوف ہے۔ خداوند تعالیٰ ہدایت دے۔ میرے حال پر تو اللہ تعالیٰ نے خاص فضل کیا۔ قریباً دو سال کا عرصہ ہوا کہ ایک رات خواب میں دیکھتا ہوں کہ آسمان سے ایک سنہری صندوق منقش ہوئے بہت ہی چمکدار اور روشن اترا اور معلق ہوا میں آ کر ٹھہر گیا۔ اتنے میں ایک تاج منقش سنہری اترا اور وہ صندوق پر ٹھہرنا چاہتا ہی تھا کہ مَیں نے پرواز کر کے اُس کو اپنے دونوں بازوؤں سے تھام لیا۔ اس کا تھامنا تھا کہ تمام دنیا کے کناروں سے یک زبان آواز سنائی دی کہ ’’اسلام کی فتح‘‘ اور ایسا شور ہوا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ اور اُسی وقت میرے دل میں یہ ڈالا گیا تھا کہ تاج برطانیہ کا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 4 صفحہ 4 تا 6 از روایات حضرت ڈاکٹر نعمت خان صاحبؓ)

حضرت میاں سوہنے خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ مئی 1938ء (میں) جس وقت احرار کا بہت زور

بقیہ صفحہ 15 پر

غزل

محبت کا بدلہ ہے پوری محبت
گوارا نہیں ہے ادھوری محبت

مرا چاند مجھ سے جدا ہو گیا ہے
ستارو! مجھے دو عبوری محبت

طبیبوں نے نسخہ بقا کا دیا ہے
لکھا ہے دوا میں ضروری محبت

وہ پختہ ارادے سے دل دے گیا ہے
بظاہر کہے لا شعوری محبت

میں شاہوں کے در سے جو لوٹا تو جانا
وہاں ہے فقط ’’جی‘‘ حضوری محبت

یہ ناری قسم سے ہماری نہیں ہے
ہماری محبت ہے نوری محبت

محبت سکھانے کے نغمے
مجھے کیوں لگے منہ بسوری محبت

محبت کبھی مانگتی ہے لہو بھی
کھلاتی نہیں صرف چوری محبت

فرازؔ! اس کی آنکھوں میں جھانکا تو دیکھا
بہت پارسا اور غروری محبت

اطہر حفیظ فراز

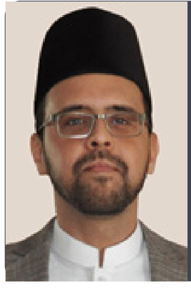

فرحان احمد حمزہ قریشی۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''

کینیڈا کی سرزمین پر تکمیل کا نظارہ

کینیڈا کی خوبصورت اور وسیع سرزمین کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کی صداقت کی دلیل ہے۔ براعظم شمالی امریکہ کا یہ شمالی ترین عریض ملک دنیا کا ایک ایسا کنارہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے پاک مسیح علیہ السلام کی زندگی میں ہی آپ کا پیغام یہاں پہنچ چکا تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے یہاں اسلام احمدیت کی عظیم الشان ترقیات کو مقدر کر رکھا تھا۔ لیکن اس اجمال کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ آپ کو کینیڈا کا تعارف کروا دیا جائے۔ میرے ساتھ آیئے۔ ہم کینیڈا کی سیر پر چلتے ہیں۔

کینیڈا کا تعارف - جغرافیہ

رقبے کے لحاظ سے کینیڈا دنیا کا دوسرا بڑا ترین ملک ہے۔ اس کی زمین کا کُل رقبہ 9.98ملین مربع کلومیٹر ہے۔ مشرق سے لے کر مغرب تک اس کا عرض ساڑھے 7 ہزار کلومیٹر ہے اور یہاں چھ مختلف منطقاتِ وقت یعنی time zones پائے جاتے ہیں۔ شمال سے لے کر جنوب تک اس کی زمین شمالی نصف کرہ یا Northern Hemisphere کے آدھے سے زیادہ حصے پر محیط ہے۔ اس کے مشرق میں بحرِ اوقیانوس (Atlantic Ocean) اور مغرب میں بحرِ منجمد شمالی (Pacific Ocean) واقع ہیں۔ جس کی وجہ سے ''سمندر سے سمندر تک'' اس کا سرکاری motto ہے۔ اس کی سرحدیں صرف ایک ہی ملک یعنی امریکہ سے ملتی ہیں۔

سرزمین کینیڈا میں خوبصورت شوخ نیلے رنگ کی جھیلیں پائی جاتی ہیں، متعدد دریا اس کی زمین کو سیراب کرتے ہیں، مغربی حصے میں شاندار اور معروف ترین پہاڑی سلسلے اسے زینت بخشتے ہیں اور سرسبز و شاداب گھنے جنگلات اس کے حسن کو دوبالا کرتے ہیں۔ یہاں نشیبی علاقے بھی پائے جاتے ہیں اور فرازی بھی۔ اس کا شمالی ترین علاقہ منجمد ہے جہاں برف زاروں یا glaciers کے علاوہ سفید چمکتی ہوئی برفیلی زمین پر قطبی ریچھ (polar bears) شکار کی تلاش میں نکلے ہوئے ملیں گے۔

کینیڈا کے دس صوبے اور تین علاقہ جات ہیں۔ رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ کیوبک (Quebec) ہے جبکہ آبادی کے لحاظ سے آنٹاریو (Ontario) تمام صوبوں میں سرِفہرست ہے۔ اس مضمون کو تحریر کرتے ہوئے تازہ ترین معلومات کے مطابق کینیڈا کی آبادی 38 ملین سے زائد ہے۔ کینیڈا کا دار الحکومت آٹوا (Ottawa) ہے۔ اور اس کے تین بڑے شہر ٹورانٹو (Toronto)، مانٹریال (Montreal) اور وینکوور (Vancouver) ہیں۔

کینیڈا کی مختصر تاریخ

کینیڈا کے قدیم ترین باشندے سب سے پہلے اندازاً 14ہزار سال قبل ایشیا سے ہجرت کر کے آئے تھے۔ مرورِ زمانہ اور حالات کے مطابق اس خطۂ ارض پر مختلف مقامات میں منتشر ہوگئے۔ ان کی نسلیں یہاں آج تک آباد ہیں اگرچہ اب اقلیت میں ہیں۔

یہاں یہ بات بھی دلچسپی کا باعث ہوگی کہ لفظ ''کینیڈا'' دراصل قدیمی ایروکوا (Iroquois) زبان کے لفظ ''کاناٹا'' سے مشتق ہے۔ جس کے معنے ''گاؤں'' یا ''آبادی'' ہیں۔

ہزاروں سال تک کینیڈا کے قدیمی باشندے غیر قوموں کے دخل سے محفوظ رہے۔ پھر تخمیناً 1000 ء میں یورپی اقوام پہلی بار یہاں آئیں۔ ان اقوام کے یہاں آنے سے قدیمی باشندوں کا اپنے ملک پر تسلّط ختم ہونے لگا۔ سولہویں صدی عیسوی میں فرانسیسی اور برطانوی آبادکاروں نے یہاں اپنے قدم جمائے جس کے نتیجے میں مقامی باشندوں اور یورپیوں کے مابین کشمکش ہونے لگی اور جنگیں بھی لڑی گئیں۔ بالآخر اٹھارہویں صدی کے وسط میں برطانیہ نے کینیڈا پر اپنا پورا تسلّط جمالیا۔ اگرچہ فرانسیسیوں کا قبضہ تو نہ رہا تاہم ان کا اثر آج تک یہاں پایا جاتا ہے۔

سن 1867ء میں پہلی بار چار صوبوں نے اکٹھے ہو کر ایک خودمختار حکومت قائم کی جس میں ایک پارلیمنٹ کے ساتھ وزیرِ اعظم (Sir John A. Macdonald) کا انتخاب کیا گیا۔ نیز اسی وقت ایک دستورِ اساسی بھی تیار ہوا جس میں وقتاً فوقتاً ترامیم کی گئیں۔ رفتہ رفتہ اس حکومت میں دیگر صوبہ جات شامل ہوتے گئے اور ملک مستحکم بنیادوں پر کھڑا ہوتا گیا۔ 1982ء میں بالآخر ملکہ الیزبیتھ ثانی نے کینیڈا کے حتمی دستورِ اساسی پر دستخط کر کے اس کو برطانیہ سے مکمل طور پر آزاد قرار دیا۔ لیکن چونکہ حکومتِ کینیڈا آئینی بادشاہت کے طور پر قائم ہوئی تھی لہٰذا آج بھی ملکہ برطانیہ ہی رسمی فرماں روا ہے مگر ان کے عملی اختیارات بہت کم ہیں۔

اس وقت کینیڈا کے وزیرِ اعظم عزت مآب جسٹن ٹروڈو (Justin Trudeau) ہیں جو 2015ء سے اس عہدہ پر فائز ہیں۔

معیشت

کینیڈا کا شمار دنیا کے امیر ترین ممالک میں ہوتا ہے۔ یہاں کینیڈین ڈالر چلتا ہے جو بوقتِ تحریر قریباً 0.79امریکی ڈالر کے برابر ہے۔ سولہویں صدی عیسوی سے کینیڈا دنیا کو مچھلی، پشم اور دیگر قدرتی وسائل مہیا کرتا رہا ہے۔ آجکل کینیڈا کی سب سے بڑی برآمدہ اشیاء میں پٹرولیم، گاڑیاں اور سونا شامل ہیں۔ جو زیادہ تر امریکہ درآمد کرتا ہے۔

باشندے

کینیڈا بین الثقافتی ملک ہے۔ اس کے باشندے دنیا کی مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے اور متفرق زبانیں بولنے والے ہیں۔ تاہم آدھی سے زائد آبادی ایسے باشندوں پر مبنی ہے جو برطانوی یا فرانسیسی آبادکاروں کی نسل سے ہیں۔ اور اسی لحاظ سے انگریزی اور فرانسیسی سرکاری زبانیں ہیں۔

یہاں خاص طور پر امیگریشن کی بناء پر قریباً 5 دہائیوں سے آبادی میں خوب اضافہ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ کینیڈا آباد ہی امیگریشن سے ہوا ہے۔

کینیڈا کی وسیع سرزمین کی طرح اس کے لوگوں کے دل بھی کشادہ ہیں۔ دنیا بھر میں وہ اپنی خوش اخلاقی اور صلح پسندی کی وجہ سے مشہور ہیں۔ یہ ایک پُرامن ملک ہے۔ یہاں عمومی طور پر تمام اقوام محبت، بھائی چارے اور ہمدردی کے جذبات سے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں۔ ہر ایک کو آزادیٔ ضمیر، مذہب اور خیال ہے۔

مذاہب

2011ء کے ایک survey کے مطابق کینیڈا کی آبادی میں 67.3٪ عیسائی پائے جاتے ہیں۔ جس کے بعد 23.9٪ لامذہب ہیں، پھر مسلمان 3.2٪، ہندو 1.5٪ اور سکھ 1.4٪ ہیں۔ پھر درجہ بدرجہ دیگر مذاہب کے پیروکار پائے جاتے ہیں۔

(بحوالہ National Household Survey 2011، شائع کردہ مؤرخہ 8 مئی 2013ء)

موسم

کینیڈا بہت ٹھنڈا ملک ہے۔ زیادہ تر سردی رہتی ہے۔ عام طور پر موسمِ گرما مختصر اور گرم جبکہ موسمِ سرما لمبا اور سرد ہوتا ہے۔ ملک کی وسعت کی وجہ سے اس کے موسم میں تنوّع اور انتہاء بھی پایا جاتا ہے موسمِ سرما میں بھاری برفباری ہوتی ہے۔ جو اکثر خاموشی سے راتوں رات برفوں کے ڈھیر گھروں کے سامنے لگا دیتی ہے۔ ان ڈھیروں کو اٹھانے کے لئے بھی خاصی محنت اور جانفشانی درکار ہوتی ہے۔ موسمِ بہار کی بارشیں موسمِ گرما کے گلزاروں اور گلستانوں کے لئے زمین کو تیار کرتی ہیں۔ تیز دھوپ، لمبے دن اور چھوٹی راتیں کینیڈا میں موسمِ گرما کی خصوصیت ہیں۔ اور خاصی گرمی ہو جاتی ہے۔ پھر خزاں میں جھڑتے ہوئے رنگارنگ دیدہ زیب پتے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ غرض یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں ہر موسم اپنی پوری آب و تاب سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہر موسم میں کینیڈا اپنی خوبصورتی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی شانِ قدرت نمودار ہوتی ہے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تاریخ پر طائرانہ نظر

قبل اس کے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی تاریخ پر طائرانہ نظر ڈالیں، یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ ایک مختصر مضمون کی حد میں رہتے ہوئے کئی ناموں، تاریخوں اور واقعات کو چھوڑنا پڑا ہے۔ کیونکہ اس مضمون سے غرض یہ ہے کہ قارئین کو دکھایا جائے کہ کس شان سے الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کینیڈا کی سرزمین میں پورا ہوا اور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور یہ دکھانا مقصود ہے کہ یہ محض انسانوں کی کوشش سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل، آنحضرت ﷺ کے فیض، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور آپ کے مقدس خلفاء کی قیادت کے ذریعے ہوا ہے۔ اور یقیناً یہ خلافت احمدیہ کی برکات کی زبردست دلیل ہے۔

کینیڈا کے اخبارات میں حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر

کینیڈا میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ مبارک سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو مبعوث فرمایا تو آپ نے ادیانِ باطلہ پر اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے اور اشاعت تکمیل ہدایت کی غرض سے متعدد اشتہارات اور مکتوبات تحریر فرمائے۔ وہ مقدس تحریریں اردو، فارسی اور عربی کے علاوہ انگریزی میں بھی شائع کی گئیں اور مغربی دنیا میں تقسیم کی گئیں۔ اس طرح آپ کی آمد کی خبر اور آپ کے دعاوی دنیا کے کناروں تک پہلی بار پہنچے۔

خاکسار راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق کینیڈا کے اخبارات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر پہلی بار آپ کے جان پگٹ کے ساتھ مباہلہ کے حوالہ سے ہوا۔ کینیڈا کے دار الحکومت آٹوا کے اخبار Ottawa Citizen نے مؤرخہ 29 جنوری 1903ء کے شمارے میں صفحہ 5 پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پگٹ کو چیلنج شائع کیا اور آپؑ کے بعض دعاوی کا بھی ذکر کیا۔ آٹوا کے ہی ایک اور اخبار The Ottawa Journal نے بھی مؤرخہ 2 مارچ 1903ء کو صفحہ 8 پر اسی حوالہ سے خبر شائع کی۔

پھر اسی سال یعنی 1903ء میں جب حضرت اقدس علیہ السلام نے جان الیگزینڈر ڈوئی کو دوسری بار مباہلہ کی دعوت دی تو مشرقی کنارے سے لے کر مغربی کنارے تک کینیڈا کے اخبارات نے اس مباہلہ کی خبر شائع کی۔

(دیکھئے The Victoria Daily Times، مؤرخہ 2 جولائی 1903ء، صفحہ 4۔ The Calgary Herald، مؤرخہ 7 اگست 1903ء، صفحہ 5۔ The Halifax Herald اور The Evening Mail Halifax، مؤرخہ 25/ اگست 1903ء)

پس کینیڈا میں احمدیت کی تبلیغ کا یہ وہ پہلا بیج تھا جو اللہ تعالیٰ کے پاک مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک سے بویا۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے بعد خلافتِ احمدیہ کی عظیم الشان قیادت کے سائے تلے یہ بیج بڑھا اور دن بہ دن پھلتا اور پھولتا رہا ہے۔ اور اب خلافتِ خامسہ کے عہدِ باسعادت میں ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ فَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

کینیڈا میں پہلے احمدی

کینیڈا میں آ کر مستقل رہائش اختیار کرنے والے پہلے احمدی مکرم شیخ کرم دین صاحب تھے جو 1919ء میں کینیڈا کے مشرقی صوبہ نووا سکوشیا (Nova Scotia) میں آباد ہوئے۔ انہوں نے تاحیات وہیں سکونت اختیار کی اور 1998ء میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

1920ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کو تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ کے مشن کے قیام کے لئے امریکہ بھجوایا۔ چنانچہ حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ کی تبلیغی کوششوں کے نتیجے میں کینیڈا سے محترمہ Minnie Krueger فاطمہ عائشہ صاحبہ نے احمدیت قبول کی۔ تاریخ میں یہ پہلی کینیڈین ہیں جنہیں احمدیت کی آغوش میں آنے کا شرف ملا۔

(بحوالہ The Muslim Sunrise، جنوری 1922ء صفحہ 64)

کینیڈا میں جماعت کا باقاعدہ قیام

وقت کے ساتھ ساتھ، خصوصاً 1950ء اور 1960ء کی دہائیوں میں، بعض احمدی احباب کام کے سلسلے میں یا دیگر وجوہات کی بناء پر ہجرت کر کے یہاں آباد ہوتے گئے اور اس طرح جماعت قائم ہوئی۔

تاریخی ریکارڈز کے مطابق کینیڈا میں پہلی جماعتی تنظیم مانٹریال شہر میں 1963ء میں قائم ہوئی جبکہ چند احباب نے مل کر باجماعت نمازوں کا اہتمام کیا اور جناب ڈاکٹر خلیفہ عبد المؤمن صاحب کو اپنا صدر مقرر کیا۔ اور اسی سال لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی شاخ ٹورانٹو میں قائم ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 365 اور تاریخ احمدیت جلد 28 صفحہ 147)

جماعت احمدیہ کینیڈا کی باقاعدہ حکومتی رجسٹریشن ٹورانٹو شہر میں 5/ دسمبر 1966ء کو ہوئی۔ اور مکرم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت راولپنڈی) صدر مقرر ہوئے۔ اسی تاریخ کے حوالہ سے 2016ء میں جماعت کینیڈا کی پچاس سالہ گولڈن جوبلی منائی گئی۔

1967ء میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی تنظیم میں وسعت آنے لگی اور ملک کے دیگر شہروں میں جماعتیں قائم ہوئیں۔ اسی سال مکرم سید طاہر احمد بخاری صاحب نیشنل پریذیڈنٹ مقرر کئے گئے۔ اور دو سال بعد 1969ء میں مکرم خلیفہ عبد العزیز صاحب نیشنل پریذیڈنٹ مقرر ہوئے۔

اس وقت تک کینیڈا کی جماعت انتظامی طور پر جماعت احمدیہ امریکہ کے تحت تھی۔ چنانچہ 1974ء میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر دورے پر تشریف لائے اور اپنی نگرانی میں نیشنل پریذیڈنٹ کا انتخاب کروایا جس میں مکرم خلیفہ عبد العزیز صاحب نیشنل پریذیڈنٹ منتخب ہوئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 364-365)

احمدیہ گزٹ کینیڈا کا اجراء

بڑھتی ہوئی جماعت کی تعلیمی و تربیتی ضروریات کے پیشِ نظر جون 1972ء میں ایک پرچہ The News Bulletin کے نام سے شائع ہوا۔ جو بعد میں مجلہ کی صورت اختیار کر گیا اور جولائی 1975ء سے The Ahmadiyya Gazette کے نام سے اشاعت پذیر ہونے لگا۔ اس مجلہ کے پہلے مدیر اعلیٰ مکرم مبارک احمد خان صاحب مرحوم تھے۔ آج یہ رسالہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ترجمان ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال یعنی 2022ء میں اس کی اشاعت کے پچاس سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس وقت مکرم و محترم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب احمدیہ گزٹ کے مدیر اعلیٰ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 28 صفحہ 93)

سرزمینِ کینیڈا پر خلیفۃ المسیح کا پہلی مرتبہ ورودِ مسعود

کینیڈا کی تاریخ میں مؤرخہ 8/ اگست 1976ء کا دن نہایت اہم اور غیر معمولی برکتوں والا دن تھا جبکہ پہلی مرتبہ سرزمین کینیڈا کو حضرت خلیفۃ المسیح کے قدم بوسی کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ٹورانٹو میں استقبال قریباً 400 احباب نے کیا۔ حضورؒ کے اس دورہ کے دوران پریس کانفرنس اور جماعتی عہدیداران کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ اور مشتاق روحوں نے اپنے آقا کی ملاقات، دیدار اور آپ کی صحبت سے جھولیاں بھر بھر کے برکتیں حاصل کیں۔ کینیڈا میں حضورؒ کا قیام 11/ اگست 1976ء تک رہا۔

(سلسلہ احمدیہ جلد سوم صفحہ 595-596)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ مبارک کے دوران کینیڈا کے نیشنل ٹیلیویژن CBC کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے آپؒ نے دنیا کے اس خطہ زمین کے متعلق ایک عظیم الشان خوش خبری بھی دی۔ آپؒ نے فرمایا کہ:

"The potential is that within the next 100 years, the majority of the inhabitants of this part of the globe will accept Islam."

یعنی امکان ہے کہ اگلے سو سال میں دنیا کے اس خطے میں بسنے والوں کی اکثریت اسلام قبول کر لے گی۔

(بحوالہ انٹرویو مؤرخہ 9/ اگست 1976ء)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے پہلے مبلغ

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ کے چند ماہ بعد مارچ 1977ء میں مکرم مولانا سیّد منصور احمد بشیر صاحب مرحوم کو بطور پہلے مبلغ کینیڈا بھجوایا۔ اس وقت جماعت کے پاس نہ کوئی مخصوص مشن ہاؤس تھا، نہ کوئی مسجد۔ جماعت کے اجلاسات وسط شہر کے YMCA میں منعقد ہوتے تھے۔ یا پھر مقامی سکولوں کو کرائے پر لیا جاتا تھا۔ پھر چونکہ جماعت کے احباب کینیڈا بھر میں مختلف مقامات میں رہتے تھے، جن کے درمیان سینکڑوں یا ہزاروں کلومیٹر کا فاصلہ تھا لہٰذا ان کو مرکز کے ساتھ منسلک کرنا نہایت اہم اور ضروری امر تھا۔ چنانچہ مکرم سید منصور بشیر صاحب نے کینیڈا کے اُن شہروں کا دورہ کیا جہاں احمدی آباد تھے اور جماعتوں کی تنظیم کے انتخابات کے ذریعہ احباب کو ایک تنظیم میں منسلک کرنے کی پوری کوشش کی۔ اور جماعتوں سے باقاعدہ تعلق اور رابطہ رکھا اور مرکز کی طرف سے تمام ہدایات پہنچاتے رہے۔ پھر اس وقت تک چندہ کا کوئی باقاعدہ نظام نہ تھا۔ مکرم مولانا صاحب موصوف نے اس سلسلہ میں بھی قابل قدر کام کیا۔ غرض آپ نے ان تھک محنت کر کے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کی۔

آپ 1980ء تک کینیڈا میں بطور مبلغ انچارج خدمات بجالاتے رہے، جس کے بعد آپ کا تقرر پاکستان ہو گیا۔ آپ کی وفات ربوہ میں 30 دسمبر 2014ء کو بعمر 74 سال ہوئی۔ آپ ایک خاموش طبع، خوش گفتار، سادہ، محنتی، بلند حوصلہ، با اصول اور علم دوست بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔

(تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 365-366 نیز روزنامہ الفضل مؤرخہ 9 جنوری 2015ء صفحہ 8)

جلسہ سالانہ کینیڈا کا آغاز

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جب الٰہی منشاء کے مطابق جلسہ سالانہ کا قیام فرمایا تو آپ نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ اس کام کے لئے قومیں تیار ہوں گی۔ اس پیشگوئی کے مطابق دنیا بھر میں جلسہ ہائے سالانہ منعقد کئے جاتے ہیں اور ہر قوم اس روحانی چشمہ سے سیراب ہو رہی ہے۔

کینیڈا میں جلسہ سالانہ کے بابرکت سلسلہ کا آغاز 1977ء میں ہوا جبکہ مؤرخہ 24 اور 25 دسمبر کو پہلا جلسہ Earl Haig High School ٹورانٹو میں منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں ملک بھر کے قریباً تین سو افراد شریک ہوئے۔

خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ آج جلسہ سالانہ کینیڈا بہت بڑے پیمانے پر منعقد ہوتا ہے۔ ہر سال تقریباً 20 ہزار کے قریب افراد اس میں شرکت کرتے ہیں۔ دنیا کے کئی ممالک کی نمائندگی ہوتی ہے۔

اور جلسے کا نظام مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ نیز خلفائے احمدیت متعدد مرتبہ اس جلسے میں بنفس نفیس رونق افروز ہوتے رہے ہیں۔ اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کینیڈا کے جلسے میں تشریف لاتے ہیں تو جلسے کی رونق آپ کے وجود باجود کی برکت سے دوبالا ہو جاتی ہے اور حاضری میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

مشن ہاؤسز کا قیام

ماہ نومبر 1980ء میں کینیڈا کے دوسرے مبلغ مکرم ومحترم مولانا منیر الدین صاحب شمس یہاں پہنچے۔ آپ نے بطور امیر و مبلغ انچارج قریباً 5 سال کینیڈا میں خدمت کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں ٹورانٹو میں ایک مشن ہاؤس قائم ہوا جسے بیت العافیت کا نام دیا گیا۔ پھر جنوری 1982ء میں مانٹریال شہر میں ایک عمارت خریدی گئی جس کا نام ''النصرت'' تجویز ہوا۔ اسی طرح کینیڈا کے مغربی صوبے البرٹا (Alberta) کے شہر ایڈمنٹن (Edmonton) میں اور برٹش کولمبیا (British Columbia) کے شہر وینکوور (Vancouver) میں مشن ہاؤسز کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے علاوہ پریس اور میڈیا کے ساتھ روابط قائم کئے گئے۔ سکولوں میں اسلام کی تعلیمات اور احمدیت کے تعارف پر لیکچرز کا سلسلہ شروع ہوا۔ جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کا آغاز ہوا۔ غرض کینیڈا کی جماعت میں وسعت آنے کے ساتھ ساتھ غیروں سے بھی تعلقات قائم ہونے لگے۔

(تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 367)

مسجد کے لئے زمین کا حصول

مئی 1985ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ومحترم مولانا نسیم مہدی صاحب کا تقرر بطور امیر و مبلغ انچارج فرمایا۔ جنہیں کینیڈا میں بطور امیر 2007ء تک اور بطور مبلغ انچارج 2009ء تک خدمت کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت احمدیہ کینیڈا کی تعداد روز بہ روز بڑھتی جا رہی تھی۔ اور ٹورانٹو کا مشن ہاؤس اب جماعت کی ضروریات کے لئے تنگ ہو گیا تھا۔ اب وقت تھا کہ جماعت ایسی زمین حاصل کرے جہاں پر مسجد کی تعمیر ہو سکے۔ چنانچہ حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ایک مسجد کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اور بالآخر خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضور کی دعاؤں کے طفیل 13 دسمبر 1985ء کو میپل (Maple) کے قصبہ میں، جو ٹورانٹو سے قریباً 45 کلومیٹر کے فاصلہ پر شمال مغرب میں واقع ہے، 25 ایکڑ کا ایک نہایت موزوں قطعہ خریدا گیا۔ جس میں ایک تین منزلہ عمارت بھی تھی جسے مشن ہاؤس بنایا گیا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مشن ہاؤس کا نام ''بیت الاسلام'' رکھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 368)

مسجد بیت الاسلام کا سنگ بنیاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 18 ستمبر 1986ء کو کینیڈا کے پہلے دورہ کا آغاز فرمایا جس میں ٹورانٹو کے علاوہ آپ نے مانٹریال، کیلگری اور وینکوور میں بھی قیام فرمایا۔ اس تاریخی دورہ کے دوران آپ نے مسجد کی تعمیر کے لئے خریدی گئی زمین کا معائنہ فرمایا اور 20 ستمبر کو مسجد کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھا۔

(بحوالہ خلافت احمدیہ نمائش سوونیئر تیار کردہ جامعہ احمدیہ کینیڈا صفحہ 57)

اس کامیاب دورہ کے بعد حضورؒ نے 10/اکتوبر 1986ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں کینیڈا کے متعلق فرمایا کہ:

''اسلام کے مستقبل کے لئے کینیڈا ایک بہت ہی اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔''

(خطباتِ طاہر جلد 5 صفحہ 663)

کینیڈا کی سرزمین کو اس دورہ کے بعد کُل 8 مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی میزبانی کا شرف نصیب ہوا۔ 1989ء جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کا سال تھا۔ اور اس لحاظ سے بے شمار برکتوں اور اہمیت کا حامل تھا۔ اس سال حضورؒ نے اپنے دورہ پر ایک تقریب میں کینیڈا کے بارہ میں از راہ شفقت یہ فرمایا کہ

"My prayer is that Canada becomes all the world, and all the world becomes Canada."

یعنی میری دعا ہے کہ کینیڈا ساری دنیا بن جائے اور ساری دنیا کینیڈا بن جائے۔

(بحوالہ خلافت احمدیہ نمائش سوونیئر تیار کردہ جامعہ احمدیہ کینیڈا صفحہ 61)

مسجد بیت الاسلام کا افتتاح

مسجد بیت الاسلام کی تعمیر کے مراحل کے ذکر کے لئے ایک علیحدہ مضمون درکار ہے۔ یہ ایمان افروز داستان ہے جسے سر دست چھوڑ کر اس عظیم الشان اور خوبصورت مسجد کے افتتاح کی طرف چلتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 17 اکتوبر 1992ء کو مسجد بیت الاسلام کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے اس موقع پر روح پرور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو پہلی مرتبہ satellite کے ذریعہ سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ اور اس طرح دنیا کے ایک کنارے سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خلیفہ کی آواز زمین کے کناروں تک پہنچی اور ایک لطیف رنگ میں الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' پورا ہوا۔ حضورؒ نے پر شوکت الفاظ میں فرمایا:

''آج وہ مبارک دن ہے کہ جب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ خدا کے فضل کے ساتھ آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز اس عاجز کے ذریعے چار بر اعظموں میں نہیں بلکہ دنیا کے تمام بر اعظموں میں پہنچ رہی ہے اور ایک بھی گوشہ زمین کا ایسا باقی نہیں رہا جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ صوتی لحاظ سے بھی نہ پہنچ رہی ہو اور تصویری زبان سے بھی نہ پہنچ رہی ہو۔ پس یہ بہت بڑا اور عظیم مبارک دن ہے جو درحقیقت آئندہ دور کے آغاز کی ایک منزل ہے۔ آگے بہت کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہونے والا ہے۔''

(خطباتِ طاہر جلد 11 صفحہ 724)

مسجد بیت الاسلام جماعت احمدیہ کینیڈا کی پہچان ہے۔ اس کا نہایت دیدہ زیب design ہر زاویے سے دلکش ہے۔ یہ مسجد اپنی مثال آپ ہے۔ اور کینیڈا کے ہر احمدی کو یقیناً اس مسجد سے خاص تعلق اور لگاؤ ہے۔

پیس ولیج کا قیام

یہاں یہ بات بیان کرنا از دیاد ایمان کا باعث ہوگا کہ جس زمین پر مسجد بیت الاسلام کی تعمیر کی گئی۔ وہ آبادی سے بہت دور، بظاہر ویران اور زرعی زمین کے بیچ جگہ تھی۔ اس وقت شاید بعض لوگوں نے یہ بھی سوچا ہو کہ مسجد کے لئے جگہ نامناسب ہے۔ لیکن خلیفہ وقت کی دعاؤں اور مسجد کے ساتھ منسلک برکات کی وجہ سے چند سالوں میں احباب جماعت کے دیکھتے دیکھتے وہ زمین ایسی پر رونق اور آباد ہو گئی کہ گویا ہمیشہ سے ایسے ہی تھی۔ اور مسجد کے ارد گرد ایک پورا شہر بس گیا۔

اس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ مسجد بیت الاسلام کی تعمیر کے چند سال بعد یعنی 1990ء کی دہائی کے اواخر میں مسجد کے علاقے کی زمین جو اس وقت تک شہر کے قوانین کے مطابق صرف زراعت کے لئے مختص تھی، اب zoning کے قوانین میں تبدیلی کے باعث اس پر مکانوں کی تعمیر کی اجازت مل گئی۔ اب کیا تھا کہ جماعت نے مسجد کے ارد گرد گھروں کی تعمیر کا منصوبہ بنایا۔ جماعت کی زمین سے ملحق 50/ ایکڑ کی زمین پر معماروں اور تعمیراتی منصوبہ بندی کرنے والوں نے گھروں کی تعمیر کے منصوبے بنائے۔ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے احمدی احباب جوش وخروش سے مسجد کے علاقے میں گھر تعمیر کروانے لگے۔ اور اس پراجیکٹ کے مینجر مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب مقرر ہوئے۔ چنانچہ 2000ء میں بیت الاسلام کے پاس پیس ولیج (Peace Village) کا قیام ہوا۔ جو کہ اب دنیا بھر میں مشہور ہے۔

پیس ولیج کی سڑکوں کے نام خلفائے احمدیت اور جماعت کے بزرگوں پر رکھے گئے ہیں۔ اور یہ ایک پر امن آبادی ہے جس کی اکثریت احمدی گھرانوں پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں پیس ولیج کے قریب جو محلے ہیں، ان میں بھی کافی تعداد احمدی گھرانوں کی ہے۔ گویا وہ پیس ولیج کے اضافی محلے ہیں۔

ویسے تو سال بھر ہی پیس ولیج میں رونق رہتی ہے لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب یہاں تشریف لاتے ہیں تو گویا یہ ایک اور ہی دنیا بن جاتی ہے۔ گھروں کو سجایا جاتا ہے۔ گلیوں میں نعروں کی آوازیں گونجتی ہیں۔ اور ہر ایک کے چہرے پر اپنے پیارے آقا کی محبت چھلک رہی ہوتی ہے۔ یہ سب اس محبت کا اظہار ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دلوں میں خلیفہ وقت کے لئے ڈالی ہوئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مؤرخہ 9 جولائی 2004ء میں پیس ولیج کے متعلق فرمایا کہ وہاں:

''تقریباً 300 سے اوپر ہی احمدی گھر آباد ہیں۔ ماشاء اللہ بڑے مخلص، اخلاص میں ڈوبے ہوئے (ہیں۔ ناقل)...وہاں جا کر یوں احساس ہوتا ہے کہ جیسے اپنے ہی شہر میں آ گئے ہیں۔ اور کوئی آبادی ارد گرد نہیں تمام احمدی ہیں۔ بلکہ ایک چھوٹے ربوہ کا احساس ہوتا ہے۔''

(خطباتِ مسرور جلد 2 صفحہ 476)

خلافتِ خامسہ کے عہدِ مبارک میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی ترقیات

پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد باسعادت میں جماعت احمدیہ کینیڈا اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے دن بہ دن ترقیات کی نئی منازل طے کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے افضال کی بارش اس کثرت سے ہو رہی ہے کہ اس کے

ذکر کے لئے ایک طویل دفتر چاہئے۔ تاہم تحدیثِ نعمت کے طور پر بعض منتخب واقعات اور سنگ ہائے میل کا مختصر ذکر درج ذیل ہے۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا قیام

جامعہ احمدیہ وہ عظیم درسگاہ ہے جس کی بنیاد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھی۔ اور آپ کی خواہش تھی کہ ”یہاں سے ایسے قرآن دان، واعظ اور علماء پیدا ہوں جو دنیا کی ہدایت کا ذریعہ ہوں۔“

(بحوالہ اخبار الحکم 10 فروری 1906ء صفحہ 11)

مغربی دنیا میں سب سے پہلے قائم ہونے والا جامعہ احمدیہ، کینیڈا میں قائم ہوا۔ اس کا افتتاح مؤرخہ 7 ستمبر 2003ء کو مسی ساگا (Mississauga) میں ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں فرمایا:

”میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم تعلیمی ادارہ کا قیام نہایت مبارک فرمائے اور اسے ساری جماعت کے لئے مفید اور نتیجہ خیز خدمات بجالانے کی سعادت عطا فرمائے... اللہ تعالیٰ کرے کہ کینیڈا کے اس جامعہ سے بھی ایسے مربیان پیدا ہوتے چلے جائیں جو اپنے اندر وقف کی حقیقی روح رکھنے والے ہوں... اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے اس دور میں غلبہ اسلام کی آسمانی مہم کا حصہ بننے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو، آمین ثم آمین۔“

(بحوالہ مکتوب محررہ 30 اگست 2003ء)

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پہلے پرنسپل مکرم و محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مقرر ہوئے۔ آپ نے 2009ء تک خدمت کی توفیق پائی جس کے بعد مکرم محمد سلیم اختر صاحب 2009ء سے 2014ء تک اور پھر مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب 2014ء سے 2017ء تک پرنسپل رہے۔ اس وقت مکرم و محترم داؤد احمد حنیف صاحب بطور پرنسپل خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

جامعہ کا آغاز مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں ہوا جہاں 2012ء تک درس و تدریس جاری رہا۔ پھر پیس ویلج میں ایوانِ طاہر کی تعمیر کے بعد کلاسیں وہاں منتقل ہوگئیں اور اب تک وہیں campus واقع ہے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کُل 112 طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیرِ تعلیم ہیں اور کُل 123 مربیان جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہیں اور دنیا کے متفرق ممالک میں خدمات بجالا رہے ہیں۔ نیز آج تک دنیا کے 23 ممالک سے طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا میں تعلیم حاصل کرنے آئے ہیں۔

امسال 2022ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے جامعہ کے لئے نئی عمارت خریدی گئی ہے۔ جو 104/ایکڑ کی زمین پر واقع ہے اور آئندہ سالوں میں اس زمین پر مزید تعمیرات کا کام کیا جائے گا، اِنْ شَاءَ اللّٰہ۔

پس اس درسگاہ کے ذریعے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے۔ کہ یہاں سے فارغ التحصیل مربیان کو احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچانے کی سعادت مل رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا کینیڈا میں ورودِ مسعود

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ سرزمین کینیڈا کو 6 مرتبہ سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قدم بوسی کا شرف نصیب ہوا ہے۔

مؤرخہ 21 جون 2004ء وہ مبارک دن تھا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلی بار کینیڈا میں ورودِ مسعود ہوا۔ حضور انور نے 5 جولائی تک ٹورانٹو میں ہی قیام فرمایا۔

اگلے سال حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوبارہ کینیڈا تشریف لائے۔ آپ کا قیام 4 جون سے 6 جولائی 2005ء تک رہا جس دوران آپ نے کینیڈا کے بڑے شہروں کا دورہ بھی فرمایا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ

مسجد بیت النور کیلگری کا افتتاح

صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء میں منائی گئی۔ اس مبارک موقع کی مناسبت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کا تیسرا دورہ فرمایا۔

مؤرخہ 4 جولائی 2008ء کا دن جماعت احمدیہ کینیڈا کی تاریخ میں ایک نہایت اہم دن تھا۔ جبکہ پیارے آقا حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیلگری میں بنائی گئی مسجد بیت النور کا افتتاح فرمایا۔ کیلگری کینیڈا کے مغربی صوبہ البرٹا (Alberta) میں واقع کینیڈا کا، آبادی کے لحاظ سے، چوتھا بڑا شہر ہے۔

مسجد بیت النور وسیع و عریض اور نہایت خوبصورت مسجد ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس مسجد کا مسقّف حصہ جس میں عورتوں اور مردوں کا ہال شامل ہے کُل 10 ہزار 400 مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ اور مسجد کے ساتھ ایک بڑا complex ہے جس میں multipurpose ہال، ڈائننگ ہال، رہائش کے حصے اور دفاتر بھی شامل ہیں۔

(بحوالہ خطباتِ مسرور جلد 6 صفحہ 261)

اپنے خطبہ جمعہ مؤرخہ 4 جولائی 2008ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کا افتتاح فرماتے ہوئے فرمایا کہ ”ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے جماعت احمدیہ کینیڈا کو اس علاقے میں ایک خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق دی ہے۔“ نیز حضور نے فرمایا کہ فی الحال تو یہ مسجد جماعتی ضروریات کے لئے کافی ہے لیکن دعا کی کہ ”اللہ تعالیٰ ہماری ضرورتیں بھی بڑھاتا رہے اور اس کے حضور مزید پیش کرنے کی اور مزید مسجدیں بنانے کی توفیق بھی ہم پاتے رہیں۔“

(خطباتِ مسرور جلد 6 صفحہ 260-261)

مسجد بیت النور کے افتتاحی تقریب میں کینیڈا کے اس وقت کے وزیر اعظم عزت مآب سٹیفن ہارپر (Stephen Harper) نے شرکت کی۔ انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا شرف نصیب ہوا اور انہوں نے تقریب کے دوران اپنے خطاب میں کہا کہ حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امن اور مذہبی آزادی کے champion ہیں اور کہا کہ:

”کیلگری، البرٹا اور کینیڈا کے باشندے اسلام کا میانہ رَو اور ہمدرد چہرہ اس مسجد اور اس کے نمازیوں کے ذریعے دیکھیں گے۔ وہ آپ کی کینیڈا کے لئے محبت اور حب الوطنی دیکھیں گے اور وہ دیکھیں گے کہ جیسے احمدیوں نے کینیڈا کو اپنا لیا ہے ویسے ہی کینیڈا نے آپ کو اپنایا ہے۔“

(بحوالہ نیوز ریلیس مؤرخہ 5 جولائی 2008ء مرکزی ویب سائٹ حکومت کینیڈا)

ایوانِ طاہر اور جامعہ کی نئی عمارت کا افتتاح

چونکہ بہت تیزی سے جماعت احمدیہ کینیڈا کی ضروریات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی تھیں۔ اور جماعت کے کاموں کی وسعت کے پیش نظر مرکز یعنی ٹورانٹو میں نئے دفاتر، multipurpose ہال اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے نئی عمارت کی ضروریات درپیش تھیں، لہٰذا 2012ء میں ایوانِ طاہر کی تعمیر عمل میں آئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 11 جولائی 2012ء کو ایوانِ طاہر کا افتتاح اپنے چوتھے دورہ کینیڈا کے موقع پر فرمایا۔ ایوانِ طاہر تین منزلہ عمارت ہے جس میں multipurpose ہال کے علاوہ جماعتی دفاتر، جامعہ احمدیہ کینیڈا، اور MTA کینیڈا کا سٹوڈیو بھی قائم ہے۔

یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ جولائی 2007ء سے مکرم و محترم ملک لال خان صاحب بطور امیر جماعت کینیڈا اور 2020ء سے محترم مولانا عبد الرشید انور صاحب بطور مبلغ انچارج کینیڈا خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ نیز مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب اور مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب کو بھی کینیڈا کے مبلغ انچارج کے طور پر خدمات کرنے کی سعادت ملی ہے۔

مسجد بیت الرحمٰن کا افتتاح

مئی 2013ء میں سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی کینیڈا کا دورہ فرمایا۔ اور اس مبارک دورے پر حضور انور نے مؤرخہ 17 مئی 2013ء کو وینکوور میں بنائی جانے والی مرکزی مسجد بیت الرحمان کا افتتاح فرمایا۔

جماعت کینیڈا کی گولڈن جوبلی کے موقع پر حضور انور کا دورہ مبارک

2016ء کا سال جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے غیر معمولی برکتوں والا سال تھا کیونکہ اس سال کینیڈا میں جماعت کے باقاعدہ قیام اور رجسٹریشن کے پچاس سال پورے ہونے پر جشن تشکر منایا گیا۔ اور سرزمین کینیڈا کو یہ شرف نصیب ہوا کہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قریباً ڈیڑھ ماہ تک یعنی 3/ اکتوبر سے 13/ نومبر تک قیام فرمایا۔ اس تاریخی اور بابرکت دورے کے دوران اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نظارے ظاہر ہوئے۔ جن میں سے نمونہ کے طور پر چند درج ذیل ہیں:۔

مؤرخہ 7 تا 9 اکتوبر 2016ء کو جلسہ سالانہ کینیڈا منعقد ہوا جس میں کل 25 ہزار 960 احباب کے شرکت کی اور 32 ممالک کی نمائندگی ہوئی۔

اخبارات اور TV کے متعدد انٹرویو منعقد ہوئے جن میں سے ایک اہم انٹرویو 12 اکتوبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کینیڈا کے معروف صحافی Peter Mansbridge کا انٹرویو تھا۔ جو بعد میں نیشنل TV پر نشر ہوا۔ اس انٹرویو میں حضور نے حالاتِ حاضرہ کے پیشِ نظر اسلام کی پر امن تعلیم پر روشنی ڈالی۔

کینیڈا کے وزیر اعظم عزت مآب جسٹن ٹروڈو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دار الحکومت آٹوا میں تشریف لانے کی دعوت دی۔ جسے حضور نے از راہ شفقت قبول فرمایا۔ چنانچہ وزیر اعظم صاحب نے 17 اکتوبر کو آٹوا میں حضور سے ملاقات کی۔ اور اسی روز کینیڈا کے پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

اسی دورہ پر مؤرخہ 28 اکتوبر کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو سے واقفین نو کی ذمہ داریوں پر تاریخی خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جسے بعد میں وقف نو کی constitution ٹھہرایا گیا۔

اس مبارک دورے پر حضور نے دو مساجد کا افتتاح فرمایا یعنی مسجد محمود (ریجائنا) اور مسجد بیت الامان (لائڈمنسٹر)۔ پھر آپ نے ٹورانٹو اور کیلگری میں منعقد ہونے والی دو امن کانفرنسوں میں خطاب فرمایا اور ٹورانٹو کی معروف یارک یونیورسٹی میں 180 سے زائد دانشوروں اور مہمانان سے خطاب بھی فرمایا۔

(بحوالہ خلافت احمدیہ نمائش سوونیئر تیار کردہ جامعہ احمدیہ کینیڈا صفحہ 108 تا 109)

غرض حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ تاریخی دورہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہر لحظہ خلیفۂ وقت کے شامل حال ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی ترقی در اصل خلافت کی بدولت ہے۔

دیگر مساجد کی تعمیر

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ خلافتِ خامسہ کے مبارک دور میں جماعت احمدیہ کینیڈا مالی قربانیاں پیش کر کے مساجد تعمیر کرنے کی توفیق بھی پا رہا ہے۔ چنانچہ 2017ء میں سسکاٹون (Saskatoon) میں دیدہ زیب مسجد بیت الرحمت تعمیر ہوئی۔ اور پھر 2018ء میں ٹورانٹو کے نواح میں واقع بریمپٹن (Brampton) شہر میں ایک بڑی اور شاندار مسجد بنائی گئی جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد مبارک'' رکھا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

تمام ترقیات خلافتِ احمدیہ سے وابستہ ہیں

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تاریخ اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' حرف بحرف پورا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا دنیا کا ایسا کنارہ ہے جہاں نہ صرف آپ کا پیغام پہنچا بلکہ آج یہاں آپ کے عشاق کی جماعت مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ اور خلافتِ احمدیہ کی اقتداء میں ترقیات کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مؤرخہ 20 جولائی 2012ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ''ان ترقیات کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل بھر جاتا ہے'' نیز فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا جماعت کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل بھر جاتا ہے... کہ کیسے کیسے لوگ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا فرمائے ہیں۔ یہ کیسی پیاری جماعت ہے جس نے خلافت سے محبت کی بھی انتہا کی ہوئی ہے۔''

(خطباتِ مسرور جلد 10 صفحہ 445-446)

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کینیڈا کو ہمیشہ اخلاص و وفا کے ساتھ اپنے پیارے آقا کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہمیشہ ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین ثم آمین

بقیہ: جمہوریہ آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کا قیام...... از صفحہ 8

مسلمانوں میں نظر نہیں آتیں۔ یہ معلومات میں نے گہرائی میں جا کر حاصل کی ہیں۔ ڈبلن ایک بڑا شہر ہے اور ملک کا دارالحکومت ہے اس لئے آپ کی پہلی مسجد یہاں ہونی چاہئے تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ العزیز یہاں بھی مسجد کا افتتاح کریں گے۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کی اس بات کو جلد قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

آئرلینڈ میں قبولیت احمدیت کے سفر کا آغاز

جماعتی تاریخ میں آئرلینڈ کے حوالہ سے سب سے پہلا ذکر جو ملتا ہے وہ 1926ء میں ایک آئرش خاتون، کیتھلین صاحبہ (Kathleen) کے بارہ سال کی عمر میں شرف بیعت حاصل کرنے کا ہے یہ موصوفہ حضرت مولوی عبدالرحیم درد صاحبؓ کی تبلیغ سے احمدی ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان کو حنیفہ بیگم کا نام عطا کیا۔ ان کی شادی حضرت سید عبدالرزاق شاہ صاحب مرحوم ابن ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی۔ آپ حضرت سیدہ امّ طاہر کی بھابھی تھیں اور ایک لمبا عرصہ قادیان گزارا اور بعد ازاں اپنے میاں کے ساتھ ہی احمد آباد سندھ منتقل ہوگئیں۔

آئرش قوم سے دوسری بیعت کی سعادت بھی ایک خاتون کو حاصل ہوئی۔ ان کا نام Patricia Mary Gabriel ہے اور انہوں نے 1965ء میں مسیح الزمان کی جماعت میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ موصوفہ ایک لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ ماریشس رہیں اور مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب مربی سلسلہ اور انچارج فرنچ ڈیسک یوکے کی والدہ محترمہ ہیں۔

آئرش قوم میں سے سب سے پہلے مرد جنہیں قبول احمدیت کی توفیق ملی وہ مکرم ابرہیم نونن صاحب ہیں۔ آپ نے 1991ء میں 22 سال کی عمر میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اور اب آئرلینڈ میں بطور مربیٔ سلسلہ اور مشنری انچارج خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور اس سے پہلے یوکے میں انہیں خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

اسی طرح مکرم یوسف پینڈر صاحب کو 2005ء میں بیعت کرنے کی سعادت ملی۔ موصوف جماعتی خدمات میں پیش پیش ہیں اور اس وقت بطور نیشنل سیکرٹری تربیت نو مبائعین خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

قبول احمدیت کی سعادت پانے والی ایک خاتون مکرمہ فیونا O'Keeffe صاحبہ ہیں۔ جو اس وقت امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ موصوفہ نے 2007ء میں بیعت کی۔ ایک خاتون مکرمہ ایما اعجاز صاحبہ نے 2009ء میں بیعت کی۔ اور گزشتہ سال 2021ء میں ایک نوجوان مکرم Aonghus O'Lochlainn کو بھی قبول احمدیت کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ آئرلینڈ کی جماعت کو مزید ترقی دے اور اس قوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کے روحانی چشمہ سے سیراب کرے۔ آمین ثم آمین

آئرلینڈ میں احمدیت کے پیغام کی تشہیر کا منظم پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئرلینڈ میں جماعت بہت مستحکم طور پر قائم ہو چکی ہے۔ آئرلینڈ میں جب پہلے مشن ہاؤس کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اس وقت جماعت کی مجموعی تعداد صرف 16 تھی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئرلینڈ جماعت 467 افراد پر مشتمل ہے اور پانچ لوکل جماعتیں بڑے شہروں میں قائم ہیں۔

خدا کے فضل سے آئرلینڈ کی جماعت میدانِ تبلیغ میں بڑی فعال ہے۔ بڑی باقاعدگی سے تبلیغ سٹال لگائے جاتے ہیں اور گھر گھر جا کر جماعت کے تعارف پر مشتمل لیفلٹ تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہر سال مختلف تبلیغی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں جن کی اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ تشہیر کی جاتی ہے۔ اللہ کے فضل سے آئرلینڈ میں اب تک انیس جلسوں کا کامیاب انعقاد ہو چکا ہے جس میں غیر از جماعت احباب بھی شرکت کر کے اسلام احمدیت سے متعارف ہو رہے ہیں۔ غرض دُنیا کے اس آخری کنارے پر اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کئی طریقے سجھا دیئے ہیں۔ اور آئے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا ظہور ہو رہا ہے۔

2015ء سے چیریٹی واک (charity walk) کا ہر سال اہتمام کیا جا رہا ہے جس کے ذریعہ جماعت نے 67,000 یورو سے زائد رقم مختلف مقامی اور نیشنل آئرش چیریٹیز کے لئے اکٹھا کیا ہے جس کے ذریعہ آئرش لوگوں کو اسلام کی پر امن تعلیم سے آگاہی حاصل ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس ملک میں جس کے لوگوں کو دو خلفاء نے نیک فطرت پایا اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے اور خدا کی توحید کو قائم کرنے کے پہلے سے بڑھ کر سامان پیدا فرمائے۔

عطاء الرحمٰن خالد۔مربی سلسلہ ڈبلن، آئرلینڈ

جمہوریہ آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کا قیام

جمہوریہ آئرلینڈ یورپ کے انتہائی شمال مغرب میں بحر اوقیانوس میں واقع ایک جزیرہ کا اکثر حصہ ہے۔ اس ملک کا سب سے بڑا شہر اور دارالحکومت ڈبلن (Dublin) ہے اور اس ملک کی آبادی 2021 کے اعداد و شمار کے مطابق پچاس لاکھ سے کچھ زائد ہے۔ انگریزوں نے آئرلینڈ پر بارھویں صدی عیسوی میں قبضہ کیا تھا۔ ایک لمبی جدوجہد کے بعد 6 دسمبر 1921ء کے اینگلو آئرش معاہدہ کے تحت بالآخر اس کو خود مختاری حاصل ہوگئی جبکہ اپریل 1949ء میں یہ برطانوی کامن ویلتھ سے باہر نکل کر ایک الگ جمہوریت کی حیثیت حاصل کر گیا۔ گو اس جزیرہ کا چھٹا حصہ جو شمالی آئرلینڈ کہلاتا ہے اب بھی برطانیہ کا ہی حصہ ہے اور یہاں کا دارالحکومت بلفاسٹ (Belfast) ہے۔ آئرلینڈ کی زبان گیلگ (Gaeilge) کہلاتی ہے جو کہ آئرش سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے اور بعض علاقوں میں اب تک بولی جاتی ہے گو انگریزی زبان زیادہ عام بولی جاتی ہے۔

چارلز لندبرگ (Charles Lindbergh) جو بحر اوقیانوس کو بذریعہ ہوائی جہاز ایک ہی پرواز میں پہلی مرتبہ اکیلے پار کرنے کے لئے مشہور ہے نے کہا تھا کہ:

"Ireland is one of the four corners of the world."

یعنی آئرلینڈ دنیا کے چار کناروں میں سے ایک ہے۔

غیر معمولی مذہبی رجحان رکھنے والا ملک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ کے الفاظ میں ''یہ ایک کیتھولک ملک ہے جس کی بھاری اکثریت رومن کیتھولکس سے تعلق رکھتی ہے اور اس پہلو سے یہ عیسائیت میں بہت زیادہ سنجیدہ ہیں۔ اگرچہ دنیا میں ہر جگہ کیتھولکزم میں مذہب کے ساتھ وہ گہری عقیدت اور دلچسپی باقی نہیں رہی لیکن وہ دنیا کے بعض علاقے جہاں مذہب کے ساتھ بہت گہری عقیدت اور وابستگی ہے اور انسانی معاملات میں مذہب کو ایک فوقیت حاصل ہے۔ آئرلینڈ انہی علاقوں میں سے ایک علاقہ ہے۔ بلکہ بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ آئرلینڈ میں رومن کیتھولکزم اس سے زیادہ عقیدہ اور عمل کی صورت میں ملتا ہے جتنا ویٹیکن (Vatican) کے اردگرد کے علاقہ میں صورت حال دکھائی دیتی ہے۔ اس پہلو سے یہ ملک غیر معمولی طور پر مذہبی رجحان رکھتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، 31 مارچ 1989ء)

پانچویں صدی سے کچھ پہلے ادھر کے مظاہر پرست لوگوں کے پاس پہلی مرتبہ عیسائیت کی تعلیم آئی جس کے کچھ عرصہ بعد ایک عیسائی مشنری سینٹ پیٹرک (St.Patrick) اس جزیرہ پر آئے جن کو آئرلینڈ میں اب سرپرست بزرگ کا درجہ حاصل ہے جن کی وفات کے دن 17 مارچ کو ہر سال ''سینٹ پیٹرک ڈے'' کے نام سے ایک مذہبی تہوار منایا جاتا ہے۔ آئرلینڈ جس کو پوپ پال ہشتم نے 1946ء میں دنیا کا سب سے بڑھ کر کیتھولک ملک قرار دیا تھا اب یہاں بھی عیسائیت زوال کا شکار ہے۔ 2016 کی مردم شماری کے مطابق جمہوریہ آئرلینڈ کی 78.3 فیصد آبادی اپنے آپ کو رومن کیتھولک کہتی تھی جو کہ چھ سال قبل 88 فیصد تھی۔

آئرلینڈ میں مشن کا قیام

1970ء کی دہائی کے آخر میں پاکستان سے ہجرت کرتے ہوئے کئی احمدی گھرانے آئرلینڈ میں آبسے جبکہ یہاں ابھی باقاعدہ جماعت اور مشن قائم نہیں ہوا تھا۔ اوائل میں آنے والوں میں سے مکرم محمد حنیف صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سرہندی کا ذکر ملتا ہے جو 1976ء میں ملازمت کے حصول کے لئے یہاں آئے اور گولوے (Galway) شہر میں رہائش پذیر ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مکرم سمیع اللہ ناصر صاحب کا پہلے ریجنل صدر کے طور پر تقرر فرمایا۔ جس کے بعد 1985ء میں ڈاکٹر اشرف صاحب سب سے پہلے منتخب ریجنل صدر بنے۔ مکرم رشید ارشد صاحب پہلے مبلغ کے طور پر 15اگست 1988ء کو لندن سے آئرلینڈ پہنچے اور مرکزی ہدایت کے مطابق مشن ہاؤس کے لئے تلاش شروع کر دی۔ چنانچہ گولوے میں ایک عمارت 32ہزار پاؤنڈ میں خرید لی گئی اور 26 جنوری 1989ء کو مبلغ سلسلہ نئے مشن ہاؤس میں منتقل ہو گئے۔ اسی سال قرآن کریم کی منتخب آیات کا آئرش زبان میں ترجمہ کروا کر ایک کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت کے صد سالہ جوبلی کے سال میں 29 تا 31 مارچ 1989ء کو آئرلینڈ کا دورہ فرمایا، یہ اس نئی صدی کا پہلا دورہ تھا۔ اس تاریخی دورہ کے دوران ہی حضورؒ نے نئے مشن ہاؤس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اور مشن ہاؤس میں نماز جمعہ پڑھائی۔ آئرلینڈ کے لوگوں کو انسانی اقدار سے مزین اور صاف اور نیک دل پاکر اپنے خطبہ جمعہ میں اس ملک کو بلدۃ طیبۃ قرار دیا اور ادھر کی سولہ افراد پر مشتمل جماعت کو تبلیغ کے حوالہ سے پرزور تحریک فرمائی۔

آپ کے اس بابرکت دورہ کے نتیجہ میں جہاں اخبارات نے اس کے متعلق خبریں شائع کیں وہیں صحافیوں نے بھی اپنے مضامین میں جماعت کی خوبیوں کا بغیر کسی کنجوسی کے کھلے طور پر اظہار کر کے اپنی کشادہ دلی کا ثبوت دیا۔

آئرلینڈ میں پہلی مسجد

2007ء میں آئرلینڈ جماعت یوکے سے الگ کر دی گئی اور مکرم ڈاکٹر علیم الدین احمد صاحب کو پہلے نیشنل صدر کے طور پر خدمات سرانجام دینے کی سعادت ملی۔ آپ ہی کی صدارت کے دوران ستمبر 2010ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورِ خلافت میں آئرلینڈ کا پہلا تاریخی دورہ کیا جس کے دوران 17 ستمبر 2010ء گولوے میں آپ نے ''مسجد مریم'' کا سنگِ بنیاد رکھا جو جماعت آئرلینڈ کی پہلی مسجد ہے۔

ملک تثلیث یوم حساب آ گیا
کھول آنکھیں وہ عالی جناب آ گیا
ظلمت کفر کے دن گئے جا چکے
نور حق سے بھرا ماہتاب آ گیا
ماہتاب آ گیا آفتاب آ گیا
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

اسی روز اس تقریب سے قبل گولوے کے شہر سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ ایک لحاظ سے دنیا کا کنارہ ہے اور اس طرح ایم ٹی اے کے مواصلاتی نظام کے ذریعہ سے خلیفۂ وقت کا خطاب دنیا کے اِس کنارہ سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہء جمعہ میں فرمایا:

''اگر دیکھا جائے تو گولوے بھی ایک لحاظ سے دنیا کا کنارہ ہے۔ سمندر کے کنارے واقع ہے۔ Atlantic Ocean (بحر اوقیانوس) یہاں سے شروع ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد سیدھی لائن میں تو یورپ کے اور کوئی جزیرے نہیں ہیں۔ یہاں سلسلہ ختم ہوجاتا ہے۔ اور اگر لائن کھینچیں تو سمندر کے بعد کینیڈا، امریکہ وغیرہ کے علاقے پھر شروع ہوجاتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بھی ایک کنارہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کے ماننے والوں کو ایک مسجد بنانے کی انشاء اللہ تعالیٰ توفیق مل رہی ہے تا کہ وحدانیت کا اعلان اس علاقہ سے بھی دنیا کو پہنچے۔''

اسی دورہ کے دوران پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والے کئی احباب جماعت کو پہلی بار اپنے آقا کی زیارت کرنے کی اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی توفیق ملی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلے دورہ کے چار سال بعد آپ کے مبارک قدم دوبارہ اس جزیرہ پر ستمبر 2014ء میں پڑے۔ آپ نے مورخہ 26 ستمبر 2014 کو مسجد مریم کا افتتاح فرمایا۔ اس مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پارلیمنٹ ہاؤس کا بھی دورہ کیا جہاں نیشنل اسمبلی آئرلینڈ کے سپیکر اور دیگر مختلف ممبرانِ پارلیمنٹ اور سینٹر نے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ گفتگو کے دوران ایک ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ جماعت احمدیہ جس طرح انسانیت کی قدریں قائم کرنے کے لئے کہتی ہے وہ دوسرے بقیہ صفحہ 7 پر

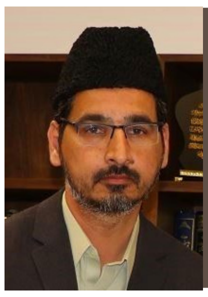

شفیق الرحمن۔ نیوزی لینڈ

تبلیغ احمدیت اکناف عالم تک زمین کا جنوب مشرقی آباد کنارہ

نیوزی لینڈ

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور الٰہی منشاء لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے مطابق اس زمانہ میں وہ ذرائع میسر فرمادئے جس سے اسلام کا ابدی پیغام دنیا کے ہر کونہ میں پہنچانا مقصود تھا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اور قدرت کا اظہار اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتا ہے کہ قادیان جیسی نہاں بستی میں اللہ تعالیٰ انبیاء کے لبادہ میں ملبوث کر کے ایک جری کو کھڑا کرتا ہے اور اسے بشارت دیتا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، چنانچہ آنے والا ہر دن اس کی دعوت کے اکناف عالم تک پہنچنے کا مژدہ لاتا ہے۔ آج مسیح و مہدی زماں کی دعوت پر ایک سو تیس سال سے زائد کا عرصہ گذر چکا ہے اور دو سو پندرہ سے زائد ممالک میں احمدیت کے نفوذ سے اس الٰہی وعدہ کی صداقت ظاہر و باہر ہے۔ تاہم جب ہم مڑ کر خاص طور زمین کے کناروں کی حیثیت رکھنے والے خطوں کی تاریخ کو کھنگالتے ہیں تو ہم پر اس وعدہ کی صداقت و ایفاء اور الٰہی تائید کا ایک اور معجزانہ رنگ ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح آپؑ کی مبارک زندگی میں ہی آپ کا نام اور آپ کے دعاوی کا تذکرہ ان ملکوں تک پہنچ چکا تھا۔ ایک ایسی ہی داستان نیوزی لینڈ کی ہے۔

ملک کا مختصر تعارف اور اس کے قدیم آباد کار

جنوب مغربی بحرالکاہل میں واقع نیوزی لینڈ کا ملک دو بڑے اور کئی سو چھوٹے جزائر پر مشتمل ہے۔ نیوزی لینڈ بحیرہ تسمانیہ سے ورے آسٹریلیا سے 2000 کلومیٹر (1200 میل) مشرق میں واقع ہے۔ اسی طرح ٹونگا، فجی اور نیو کیلیڈونیا کے بحرالکاہل کے جزائر سے 1000 کلومیٹر (600 میل) جنوب میں ہے۔ ایک لمبا عرصہ تک یہ خطہ زمین باقی دنیا سے دوری کی وجہ سے ایک نامعلوم علاقہ کے طور پر بے آباد رہا اور انسانوں کے ذریعے آباد کیے جانے والے جزائر میں نیوزی لینڈ کا مقام آخری ہے۔ چنانچہ 1280ء تا 1350ء کے درمیان یہاں پر پولینیشین لوگ آباد ہوئے۔ انہوں نے یہاں ماوری تہذیب کو فروغ دیا۔ 1642ء میں ولندیزی سیاح ابیل تزمن وہ پہلا یورپی باشندہ تھا جس نے نیوزی لینڈ کی زمین پر قدم رکھا۔ 1841ء میں یو کے کے نمائندوں نے ماوری سرداروں کے ساتھ وائتانگی معاہدہ پر دستخط کیے جس کی رو سے نیوزی لینڈ برطانیہ کے زیر اختیار آ گیا۔ نیوزی لینڈ کی آبادی اس وقت پانچ ملین سے تجاوز کر چکی ہے جس میں 70 فی صد کے قریب لوگ یورپی نسل کے ہیں جبکہ ماوری نسل کے لوگوں کا تناسب 16 فی صد کے قریب ہے۔ ملک کا سب سے بڑا شہر آکلینڈ ہے جس کی آبادی 1.7 ملین کے قریب ہے جبکہ ملک کا دارالحکومت ویلنگٹن ہے۔ ماوری لوگ اس خطہ زمین کو 'آوتے اَرَوْآ' کے نام سے موسوم کرتے ہیں جس کا مطلب ہے 'طویل سفید بادل کی سر زمین'۔ ماوری کئی قبائل میں منقسم ہیں اور ان کی زبان جو کہ 'تے رے او' کہلاتی ہے کے بھی مختلف لہجے ہیں۔ ماوری کلچر، خاص طور پر مہمانوں کا استقبال کرنے کے حوالہ سے ان کے رسم و رواج کی جھلکیاں مین سٹریم میڈیا کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا کے پھیلاؤ کی وجہ سے اب ساری دنیا میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ ان کا سلام کرنے کا مخصوص انداز جس میں دو افراد ناک کے ساتھ ناک اور ماتھے کے ساتھ ماتھا لگاتے ہیں کو ''ہونگی'' کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے یہاں اس امر کا ذکر ضروری کہ ایک مرتبہ آپ خواب میں اسی طریق پر حضرت کرشن علیہ السلام سے ملے۔ چنانچہ اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''ایک بار ہم نے کرشن جی کو دیکھا کہ وہ کالے رنگ کے تھے اور پتلی ناک، کشادہ پیشانی والے ہیں۔ کرشن جی نے اٹھ کر اپنی ناک ہماری ناک سے اور اپنی پیشانی ہماری پیشانی سے ملا کر چسپاں کر دی۔''

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 142)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس خواب کی اہمیت اور تعبیر کا بیان تو راقم الحروف کے لئے ممکن نہیں تاہم ایک امر جو ظاہر میں معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ماوری لوگوں کے اس طریق پر ملنے اور استقبال کرنے کی رسم بہت قدیم سے رائج ہو گی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں نیوزی لینڈ کے اخبارات میں آپؑ کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حیرت انگیز تائید کا یہ ایک نشان ہے کہ آپ کے زمانہ میں ہی آپ کا نام نیوزی لینڈ جیسے دور دراز کنارہ زمین تک پہنچ گیا اور مختلف اخبارات نے آپ کے دعاوی کا تذکرہ کیا۔ بعض اخبارات نے زلازل کے متعلق آپ کی پیشگوئیوں اور الیگزنڈر ڈوئی کو دعوت مباہلہ کا بھی ذکر کیا۔ ایک اخبار مارلبرو ایکسپریس نے اپنے 16 ستمبر 1903ء کے شمارہ میں لکھا:

''مرزا غلام احمدؑ جن کا تعلق پنجاب، انڈیا سے ہے، اور ان کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے، نے شکاگو کے ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ جس کے مطابق دونوں فریق خدا تعالیٰ کے حضور یہ التجاء کریں گے کہ ''ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے فنا ہوجائے''۔ یہ چیلنج ابھی تک (ڈوئی کی طرف سے) قبول نہیں کیا گیا۔''

اخبار نیوزی لینڈ ہیرلڈ نے اپنے 21/ اپریل 1906ء کے شمارہ میں رسالہ ریو آف ریلجنز کے ایک مضمون کے حوالہ سے زلزلوں کے متعلق آپ کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ آپ نے یہ پیشگوئیاں خدا سے الہام پا کر کی ہیں اور ان زلزلوں کو سان فرانسسکو میں آنے والی تباہی کے تناظر میں دیکھنا چاہئے جن کے نتیجہ میں بڑے پیمانے پر اموات ہونگی اور ایسی تباہی ہو گی کہ قیامت کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔

پس اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے نذیر کا انذار آپ کی زندگی میں ہی دنیا کے اس دور دراز خطہ تک بھی پہنچ گیا اور یہاں کے مکینوں کے لئے اتمام حجت کا سامان کر گیا۔ یاد رہے کہ نیوزی لینڈ ایک ایسا ملک ہے جس میں اکثر چھوٹے موٹے زلزلے آتے رہتے ہیں اور اس کی وجہ سے گھروں کی تعمیر میں بھی اس کا لحاظ رکھا جاتا ہے چنانچہ بڑے زلزلوں میں بھی چند اموات ہی ریکارڈ ہوتی ہیں۔ تاہم مسیح محمدیؑ کی آمد کے نشان کے طور پر بالعموم زلازل اور آفات کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا اس کے مطابق اس ملک کی نوبت بھی آ پہنچی اور نیوزی لینڈ کی معلوم تاریخ کا سب سے تباہ کن زلزلہ 1931ء میں آیا جس میں سینکڑوں کے حساب سے ہلاکتیں ہوئیں۔

حضرت مسیح موعودؑ سے صحبت یافتہ

دو سعید روحوں کا نیوزی لینڈ میں ورود اور قیام

کسی بھی ملک اور خطہ زمین میں احمدیوں کی موجودگی بھی اس ملک میں حضرت مسیح موعودؑ کی دعوت کے پہنچنے کا باعث بنتی ہے۔ نیوزی لینڈ کی سر زمین اس لحاظ سے بھی بہت خوش نصیب ہے کہ احمدیت کے آغاز میں ہی دو سعید روحوں کو جو کہ امام الزمانؑ کی صحبت سے فیض یافتہ تھیں نیوزی لینڈ میں آ کر آباد ہونے کا موقع ملا۔ ان میں سے ایک سعید روح تو حضرت مسیح موعودؑ کی حیات مبارکہ میں ہی یہاں آ کر آباد ہوگئی تھی بلکہ اس نے اپنی احمدیت میں شمولیت کا اعلان بھی اس سر زمین سے کیا تھا۔ یہ سعید وجود، حضرت عبد الحق سیو رائٹ کا تھا جن کا تعلق میلبورن آسٹریلیا کے ایک کیتھولک خاندان سے تھا۔ ان کا پورا نام چارلس فرانسس سیو رائٹ تھا اور انہیں 1896ء میں اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی جس کے بعد انہوں نے اپنا اسلامی نام عبد الحق رکھ لیا تھا۔ 1903ء میں اپنے سفر ہندوستان کے دوران انہیں مورخہ 22 اکتوبر کو قادیان آنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ قادیان میں اپنے دو روز کے قیام کے دوران انہیں حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ان کے بعض سوالات کے جوابات بھی عطا فرمائے جن کی تفصیل ملفوظات، جلد نمبر 3، صفحہ 445 پر درج ہے۔ 1906ء کے اوائل سے آپ کی نیوزی لینڈ میں موجودگی کا پتہ چلتا ہے اور اس دور دراز ملک سے ہی آپ نے احمدیت میں شمولیت کا اعلان کیا جو کہ اپریل 1906ء کے ریویو آف ریلجنز میں آپ کے ایک مضمون بعنوان 'اسلام میں دس سال' میں مذکور ہے۔ بعد میں آپ امریکہ منتقل ہو گئے۔

ایک اور سعید روح جنہیں حضرت مسیح موعودؑ سے شرف ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی تھی اور وہ بعد میں نیوزی لینڈ آ کر آباد ہو گئے تھے، مشہور ہیئت دان اور ماہر موسمیات، پروفیسر کلیمنٹ ریگ ہیں۔ انگلستان میں پیدا ہونے والے پروفیسر کلیمنٹ ریگ اپنا زمانہ کی ایک بڑی علمی شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں اور موسمیات کے میدان میں ان کی تحقیق اور کاوشوں کو آج بھی سراہا جاتا ہے۔ 1908ء میں اپنے سفر ہندوستان کے دوران انہیں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی معرفت حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ یہ ملاقات جو کہ مورخہ 12 مئی 1908ء کو ہوئی، اس سے پروفیسر ریگ صاحب کی اس قدر تشفی ہوئی اور ان کے سوالات پر جو جوابات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمائے تھے ان سے وہ اس قدر خوش ہوا کہ انہوں نے بہت الحاح کے ساتھ درخواست کی کہ انہیں ایک دفعہ پھر حضرت اقدسؑ کی ملاقات کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ حضورؑ کے حکم سے مورخہ 18 مئی 1908ء کو دوبارہ محترم پروفیسر صاحب کو ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان ملاقاتوں کا ان پر اتنا اثر ہوا کہ ان کے خیالات و افکار میں ایک عظیم الشان انقلاب

پیدا ہوگیا یہاں تک کہ بعد میں وہ احمدیت کی آغوش میں آ گئے اور مرتے دم تک اس پر قائم رہے۔

(ذکر حبیب از مفتی محمد صادقؓ صفحہ 341)

پروفیسر کلیمنٹ ریگ 1908ء کے اختتام پر آسٹریلیا سے نیوزی لینڈ تشریف لائے اور پھر 1910ء میں مستقل طور پر آکلینڈ کے علاقہ برکن ہیڈ میں مقیم ہوگئے۔ آپ کی وفات 10 دسمبر 1922ء کو ہوئی اور آپ برکن ہیڈ کے ایک قبرستان میں مدفون ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مئی 2006ء میں اپنے دورہ نیوزی لینڈ کے دوران پروفیسر کلیمنٹ ریگ صاحب کی قبر پر دعا کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

نیوزی لینڈ میں جماعت کا باقاعدہ قیام

نیوزی لینڈ میں جماعت کا باقاعدہ قیام مئی 1987ء میں عمل میں آیا۔ اگرچہ اس سے قبل بھی مختلف ممالک کے احمدی طلباء اور بعض دیگر احمدی افراد بسلسلہ ملازمت یہاں قیام کرتے رہے اور ان کے ذریعہ سے اسلام احمدیت کے پیغام کی تبلیغ کا سامان بھی ہوتا رہا۔ تاہم 1987ء میں فجی میں فوجی بغاوت کے بعد وہاں سے جب ہندوستانی نسل کے لوگوں کی نقل مکانی کا سلسلہ شروع ہوا تو بعض احمدی خاندان نیوزی لینڈ میں آ کر آباد ہونے لگے اور یہاں جماعت کی تعداد بڑھنے لگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپریل 1988ء میں جماعت یہاں باقاعدہ طور پر رجسٹر ہوگئی۔ اگلے دو سے تین عشروں میں فجی کے ساتھ ساتھ پاکستان، بنگلہ دیش اور سری لنکا سے بھی کئی احمدی خاندان یہاں آ کر آباد ہوئے اور افراد جماعت کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ اگست 2015ء سے اقوام متحدہ کے ریفیوجی پروگرام کے تحت ہرسال کچھ احمدی خاندان ملائشیا، تھائی لینڈ اور سری لنکا سے آ کر یہاں آباد ہو رہے ہیں اور جماعت کی کل تعداد اس وقت آٹھ سو نفوس تک پہنچ چکی ہے جس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے، جماعت کے آغاز سے ہی نیوزی لینڈ میں جماعت کی تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی سرگرمیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا جس میں وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا چلا گیا۔ جلسہ سالانہ بھی ہر سال باقاعدگی سے منعقد ہوتا ہے جو کہ عموماً دو روز کا ہوتا ہے۔ اب تک جماعت نیوزی لینڈ تینتیس جلسہ ہائے سالانہ منعقد کرنے کی توفیق پا چکی ہے۔ اس وقت نیوزی لینڈ میں سات مقامی جماعتیں قائم ہیں جبکہ تقریباً پندرہ مختلف شہروں میں احمدی آباد ہیں۔ تینوں ذیلی تنظیمیں بھی مکمل طور پر فعال ہیں اور جماعت کی ترقی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو نیوزی لینڈ کے ہر فرد تک پہنچانے کے لئے مسلسل کوشاں ہیں۔ ملک میں اس وقت تین مرکزی مربیان خدمت کی توفیق پا رہے ہیں جو کہ آکلینڈ، ہیملٹن اور ویلنگٹن میں تعینات ہیں۔

جماعتی مراکز اور مسجد

نیوزی لینڈ میں جماعت کے قیام کے بعد مرکز کی ہدایت پر جماعتی مرکز کے لئے زمین یا عمارت کی تلاش کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اس دوران نماز باجماعت اور جماعتی اجلاسات کا اہتمام مختلف احمدی گھروں میں ہوتا رہا، جبکہ جلسہ سالانہ اور بڑے اجتماعات کے لئے کونسل اور سکول وغیرہ کے ہال حاصل کئے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے، 1999ء میں جماعت کو اپنا مرکز خریدنے کی توفیق ملی۔ مشن ہاؤس کا کل رقبہ ڈیڑھ ایکڑ سے زائد ہے اور یہ آکلینڈ شہر کے ایک مضافاتی علاقہ وِری میں واقع ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس مرکز کا نام بیت المقیت عطا فرمایا۔ خرید کے وقت ہی اس میں ایک بڑا ہال موجود تھا جس کو نماز کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ بعد ازاں اسی مرکز کے احاطہ میں جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق باقاعدہ مینار والی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی جس کا افتتاح حضور پرنور نے یکم نومبر 2013ء کو اپنے دورہ نیوزی لینڈ کے دوران فرمایا۔ یہ دو منزلہ مسجد نیوزی لینڈ میں باقاعدہ مسجد کے طور پر تعمیر ہونے والی مساجد میں سب سے بڑی ہے جس میں سات سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے اور اگر پرانے ہال کو بھی شامل کیا جائے تو دونوں عمارتوں میں ایک ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ ہیملٹن میں بھی جماعت کو ایک عارضی نماز سنٹر تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے جس میں ایک سو کے قریب افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جبکہ ویلنگٹن میں کرایہ کی ایک عمارت کو نماز سنٹر اور مربی ہاؤس کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

ماؤری ترجمہ قرآن

جماعت کو ماؤری زبان میں ترجمہ قرآن شائع کرنے کی بھی توفیق مل چکی ہے جس کے ذریعہ ماؤری لوگوں سے روابط میں آسانی پیدا ہوئی ہے۔ قرآن کا ماؤری زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت محترم پروفیسر شکیل احمد صاحب منیر (مرحوم)، واقف زندگی و سابق امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا کو حاصل ہوئی جنہوں نے بیس سال کی انتھک محنت سے ذاتی طور پر زبان سیکھ کر اتنی مہارت حاصل کی کہ قرآن کے ترجمہ جیسے عظیم کام کو سرانجام دے سکیں۔ قرآن کے نصف اول کا ترجمہ 2008ء میں خلافت کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر شائع ہوا اور مکمل ترجمہ قرآن 2013ء میں شائع ہو کر منصۂ شہود پر آیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا دورہ نیوزی لینڈ

نیوزی لینڈ میں جماعت کے قیام کے کچھ عرصہ بعد ہی اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کے لئے انتہائی خوش بختی کا سامان فرمایا جب جولائی 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نیوزی لینڈ میں دورہ کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت یہاں جماعت کے افراد کی کل تعداد پچاس سے بھی کم تھی۔ حضورؒ کی اس ملک میں تشریف آوری سے اکناف عالم تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کے پہنچنے کا نشان اس عظیم رنگ میں ظاہر ہوا کہ آپؑ کے جانشین، آپ کے خلیفہ نے بنفس نفیس زمین کے اس کنارہ تک پہنچ کر آپؑ کی دعوت کا پرچار فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مورخہ 15 جولائی 1989ء کو رات 11 بجے آکلینڈ کے ایئرپورٹ پر ورود فرمایا۔ احباب جماعت کے علاوہ ایک ماؤری چیف، پروفیسر ماؤرس ولسن، اپنے قبیلہ

کے کچھ افراد کے ساتھ حضورؒ کے استقبال کے لئے ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ اس ماؤری گروپ نے اپنی روایتی انداز میں بڑی محبت اور گہری عقیدت کے ساتھ اپنی زبان میں نغمے گا کر حضور کو خوش آمدید کہا۔ اس ماؤری چیف اور ان کی اہلیہ کو بعد میں حضورؒ کی خصوصی دعوت پر جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا۔ اگلے روز مورخہ 16 جولائی 1989ء کو مجلس عاملہ اور احباب جماعت کے ساتھ ملاقات کے بعد حضورؒ دو ریڈیو انٹرویوز کے لئے مدعو تھے۔ ایک لائیو انٹرویو جس کے لئے نصف گھنٹہ کا وقت مقرر تھا تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ ریڈیو انٹرویوز کے بعد حضورؒ نے نیوزی لینڈ کے سب سے بڑے اخبار کے نمائندہ کو انٹرویو دیا۔ دوپہر کے وقت حضورؒ کے اعزاز میں ایک خصوصی ظہرانہ کا انتظام کیا گیا تھا جس میں کئی معزز شخصیات نے شرکت کی جن میں ایک حکومتی وزیر اور چند ماؤری چیف بھی شامل تھے۔ اس دعوت کے بعد حضورؒ ایک ٹی وی انٹرویو کے لئے تشریف لے گئے۔ حضورؒ کا یہ دورہ نہایت مختصر تھا چنانچہ شام 4 بجے آپ واپسی کی فلائٹ کے لئے ایئرپورٹ تشریف لائے جہاں تمام افراد جماعت، مرد وزن اور بچے، اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ اپنی روانگی سے پہلے حضورؒ نے ایئرپورٹ پر تین خواتین کی بیعت کو بھی قبول فرمایا۔

دورہ جات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیوزی لینڈ کی سرزمین کو دو مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورہ جات کی میزبانی کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ ہر دو مواقع پر آپ کی اس کنارہ زمین پر موجودگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کے اکناف عالم تک پہنچنے کے خدائی وعدہ کی تکمیل کا ایک جیتا جاگتا مجسم نشان بن گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی مرتبہ مورخہ 4-8 مئی 2006ء کو نیوزی لینڈ کا دورہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ 4 مئی 2006ء بروز جمعرات نیوزی لینڈ کے مقامی وقت دو بج کر پندرہ منٹ پر آکلینڈ کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر رونق افروز ہوئے۔ جہاز کے دروازہ پر ایئرپورٹ سٹاف کے دو ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ اسی روز جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعتی سنٹر بیت المقیت تشریف لائے تو ایک ماؤری چیف اپنے قبیلہ کے چند ارکین کے ساتھ موجود تھے اور انہوں نے اپنے روائتی انداز میں حضور پرنور کا استقبال کیا۔

اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت نیوزی لینڈ کے 17ویں جلسہ سالانہ کو بھی اپنے وجود مسعود سے رونق بخشی۔ مورخہ 5 مئی 2006ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرا کر جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا اور بعد ازاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ پہلا خطبہ جمعہ

تھا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیوزی لینڈ کی سرزمین پر ارشاد فرمایا جو کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ دنیا کے اس دور دراز کے ملک سے خلیفۃ المسیح کا کوئی خطبہ یا پروگرام براہ راست نشر ہوا ہو۔ مورخہ 6 مئی 2006ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب رکھی گئی تھی جس میں اراکین پارلیمنٹ اور کئی دیگر عمائدین اور معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریب کے موقع پر حاضرین سے خطاب بھی فرمایا۔ اسی روز سہ پہر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ میں اپنا خطاب فرمایا اور اختتامی دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس دورہ کے دوران پروفیسر کلیمنٹ ریگ کے ایک پوتے اور پوتی سے بھی ملاقات فرمائی اور ان سے پروفیسر صاحب کے اسلام لانے کے متعلق دریافت فرمایا۔ مرکز کی ہدایت پر جماعت نیوزی لینڈ نے پروفیسر کلیمنٹ ریگ کی فیملی اور قبر کا پتا چلا یا تھا۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بعد ازاں پروفیسر صاحب کی قبر پر دعا کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیوزی لینڈ کا دوسرا دورہ مورخہ 28 اکتوبر تا 5 نومبر 2013ء کو فرمایا اور ایک مرتبہ پھر اس سرزمین کا نصیب جاگ اٹھا۔ مورخہ 28 اکتوبر 2013ء کو شام پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی فلائٹ آسٹریلیا سے نیوزی لینڈ میں آکلینڈ ائیر پورٹ پر اتری۔ دو پولیس انسپکٹرز کے علاوہ جماعت نیوزی لینڈ کے نیشنل صدر صاحب اور مشنری انچارج صاحب نے جہاز کے دروازہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ اسی روز نماز مغرب سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعتی مرکز تشریف لائے جہاں احباب جماعت نے حضور پرنور کا والہانہ استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئی مسجد کا دورہ فرمایا اور اس کے مختلف حصے دیکھے۔

مورخہ 29 اکتوبر 2013ء کو ماؤری بادشاہ نے آکلینڈ سے تقریباً ایک سو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع اپنے مرائے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ ماؤری کلچر میں کمیونٹی سنٹر کو جسے مقدس حیثیت حاصل ہوتی ہے ”مرائے“ کہا جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جس مرائے پر مدعو کیا گیا تھا اس کی حیثیت ماؤری بادشاہ کے ہیڈ کوارٹرز کی ہے۔ ماؤری بادشاہ علامتی طور پر ان سب قبائل کا سربراہ سمجھا جاتا ہے جنہوں نے 1850ء میں ماؤری بادشاہت کی تحریک کا آغاز کیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے استقبال کا انتظام کیا گیا تھا جو ماؤری روایات کے مطابق کسی سربراہ حکومت یا کسی بڑے قبیلہ کے بادشاہ کے لئے مخصوص ہے۔ اسی طرح ماؤری سنٹر پر

ماؤری جھنڈے کے ساتھ لوائے احمدیت کے لہرائے جانے کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ یہ استقبالیہ تقریب دو گھنٹہ سے زائد جاری رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریب کے اختتام پر ماؤری بادشاہ کو ماؤری ترجمہ قرآن کا تحفہ دیا۔

یہاں اس امر کا ذکر بھی قارئین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا کہ جولائی 1989ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک روزہ دورہ پر نیوزی لینڈ تشریف لائے تھے تو جس چیف نے اپنے قبیلہ کے بعض اراکین کے ہمراہ حضور رحمہ اللہ کا استقبال کیا تھا، انہوں نے حضور رحمہ اللہ کو ماؤری بادشاہ کے ہیڈ کوارٹرز پر آنے کی دعوت دی تھی۔ اس وقت موجودہ بادشاہ کی والدہ بطور ملکہ اس ادارہ کی سربراہ تھیں۔ چنانچہ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 اگست 1989ء میں فرمایا:

”اب انہوں (یعنی ماؤری چیف) نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جلسہ پر بھی تشریف لائیں گے۔۔۔ اور ساتھ ہی انہوں نے مجھے یہ دعوت دی ہے کہ ان کا جو (نیشنل) سب سے چوٹی کا ادارہ ہے جس کی سربراہ کو ملکہ کہتے ہیں، جو خاتون ہیں،۔۔۔، وہ پرانے طرز کا مرکزی ادارہ ہے جس کو سارے ملک کی نمائندگی حاصل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ چونکہ وہ بااثر ہیں اس ادارہ کی طرف سے میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ وہاں تشریف لاکر ہمیں مخاطب ہوں اور ہمیں بتائیں کہ کیوں ہم احمدی ہوں اور کیا دلائل ہیں۔۔۔“

یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی تائید کا غیرمعمولی نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماؤری قبائل کے اس مرکزی ادارہ کو بادشاہ کی موجودگی میں مخاطب ہونے کے سامان پیدا فرمائے۔ چنانچہ آپ نے اس موقع پر اپنے خطاب میں بڑے موثر رنگ میں حاضرین تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ آپ نے فرمایا:

”۔۔۔ آج دنیا کو امن، صلح، محبت، اخوت، بھائی چارہ اور رواداری کی ضرورت ہے اور قران کریم یہی پیغام امن، صلح، بھائی چارہ اور رواداری کا دیتا ہے۔ صرف پیغام ہی نہیں دیتا بلکہ راہنمائی کرتا ہے کہ آپ کن اصولوں پر چل کر اپنے معاشرہ کو پر امن معاشرہ بنا سکتے ہیں۔۔۔“

(الفضل انٹرنیشنل لندن 27 دسمبر 2013ء تا 2 جنوری 2014ء صفحہ 10)

اس دورہ کے دوران بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ میں شرکت فرمائی جو کہ یکم تا 3 نومبر 2013ء کو منعقد ہوا۔ مورخہ یکم نومبر 2013ء بروز جمعۃ المبارک کو لوائے احمدیت لہرا کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے نئی بننے والی نیوزی لینڈ جماعت کی پہلی مسجد ”بیت المقیت“ کا افتتاح فرمایا اور اس مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست نشر کیا گیا۔ اس جلسہ کے دوسرے روز ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جو کہ مسجد کے افتتاح اور قرآن کریم کے ماؤری ترجمہ کی اشاعت کے حوالہ سے رکھی گئی تھی۔ اس تقریب میں حکومتی وزراء، اراکین پارلیمنٹ، ماؤری بادشاہ اور کئی دیگر عمائدین اور معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریب کے موقع پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس دورہ کے دوران ایک اور اہم اور تاریخی نوعیت کی تقریب کا بھی انتظام فرمایا جو کہ نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں منعقد ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خطاب کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ مورخہ 4 نومبر 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس تقریب میں شرکت کے لئے جماعتی وفد کے ہمراہ بذریعہ ہوائی جہاز ملک کے دارالحکومت ویلنگٹن تشریف لے گئے۔ کئی معزز مہمانوں نے اس تقریب میں شرکت کی جن میں اراکین پارلیمنٹ کے علاوہ، بعض ملکوں کے سفارتکار، پولیس آفیسرز، کونسلرز اور پروفیسرز شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 'امن عالم، وقت کی اہم ضرورت' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ دنیا کے ایک کونہ میں پہنچ کر یوں امن کا پیغام پہنچانا جہاں حضور پرنور کی امن عالم کے لئے پرخلوص کوششوں کی انتہاء کی علامت کی حیثیت رکھتا ہے وہاں اس زمانہ میں کھڑے کئے گئے امن کے حصار، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کے اکناف عالم تک پہنچنے کا ایک زندہ نشان بھی۔

بقیہ: فرمانِ خلیفہ وقت...... از صفحہ 1

از صفحہ 1

کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے اُن کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡہَا نَذِیۡرٌ (فاطر:25) کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔“

فرمایا کہ ”سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے“۔ ہر جگہ کا، ہر ملک کا ربّ ہے۔“ اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتے ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔“

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 441-442)

پس اس زمانے میں ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے نتیجہ میں ہمیں یہ فیض ملا۔ اس سے ہم پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف رنگ میں اپنی اس صفت کے بارے میں ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبے میں بھی ذکر کیا تھا کہ بیسیوں جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اس صفت ربّ کا ذکر فرمایا ہے اور مومنوں کو مختلف طریقوں سے یہ احساس دلایا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ تمہاری بقا اور تمہاری سلامتی چاہے وہ جسمانی ہو یا روحانی ہو، اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ سب میری ذات سے وابستہ ہے، مَیں جو تمہارا ربّ ہوں اس لئے ہمیشہ میری طرف جھکو اور مجھ سے مانگتے رہو۔

(خطبہ جمعہ 24 نومبر 2006)

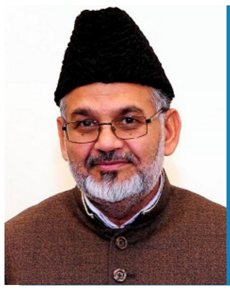

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ سلسلہ امریکہ

الہام ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ اور سرزمین امریکہ (قسط 2)

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کا ایک روحانی نظام قائم ہے۔ اور اس الہام کی روشنی میں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خلفاء کی حمایت و نصرت فرمائی ہے۔ اور پہلے سے بڑھ کر احمدیت کو کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ اس کا مطلب صرف یہی نہیں کہ جماعت نے لٹریچر شائع کرلیا یا چند کتب اور تراجم شائع کرنے ہیں اور اس طرح یہ الہام پورا ہوا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہر وہ کام جو خلیفۃ المسیح کی راہنمائی میں دنیا کے مختلف ممالک میں مبلغین، امراء، معلّمین اور نظام کے دیگر حصے بجا لا رہے ہیں وہ سب اس کی صداقت کی منہ بولتا ثبوت ہیں۔

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک میں جو دورہ جات فرمائے وہ بھی اس الہام کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ میں مختصراً اس کا ذکر کرتا ہوں۔

(1)حضرت مصلح موعودؓ

ہندوستان کے علاوہ 1924ء اور 1955ء میں سفر یورپ

(2)حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

سفر یورپ 1967ء اور 1980ء

سفر افریقہ 1970ء اور 1980ء

حضرت خلیفۃ الثالثؒ کا دورہ کینیڈا

سال	رپورٹنگ	دورہ جات کی تاریخ
1976	الفضل ربوہ 13 اگست، 12 تا 16 اکتوبر، 18 اکتوبر 1976ء۔	8 اگست تا 11 اگست 1976
1980	ہفت روزہ بدر قادیان 18، 25 دسمبر 1980ء، ماہنامہ خالد نومبر، دسمبر 1980ء، کتاب دورہ مغرب صفحہ 438 تا 473	4 ستمبر تا 11 ستمبر 1980

حضرت خلیفۃ الثالثؒ کا دورہ امریکہ

سال	رپورٹنگ	دورہ جات کی تاریخ
1976	الفضل ربوہ 28 جولائی، 4و5 اگست، 7 اگست، 10 اگست، 16 اگست، 18 اگست، 20 اگست، 25 تا 27 اگست، 3و4 ستمبر، 10 ستمبر، 13 ستمبر، 15 تا 18 ستمبر، یکم و2 اکتوبر، 4 اکتوبر، 7و8 اکتوبر، 11 اکتوبر، 20 اکتوبر، 22و23 اکتوبر، 27 اکتوبر 1976	25 جولائی تا 8 اگست پھر 11 اگست تا 15 اگست
1980	کتاب دورہ مغرب صفحہ 474 تا 526	11 ستمبر تا 24 ستمبر 1980

(3)حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مبارک سفر

پاکستان کے علاوہ

- سفر یورپ 28 جولائی تا 13 اکتوبر 1983ء
- سفر مشرق بعید 22/اگست 1983ء تا 14 اکتوبر 1983ء
- سفر مغربی افریقہ جنوری تا فروری 1988ء
- سفر مشرقی افریقہ 26 اگست تا 28 ستمبر 1988ء
- سفر بھارت 15 دسمبر 1991ء

دورہ جات کینیڈا

سال	تفصیل
1986	18 ستمبر کو کینیڈا روانہ ہوئے اور 7 اکتوبر کو واپس تشریف لائے۔
1987	29 ستمبر کو حضور کینیڈا تشریف لائے اور کچھ دن قیام کے بعد امریکہ روانہ ہوگئے۔ مورخہ 6 نومبر کو حضور کیلگری واپس تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ 8 نومبر کو حضور امریکہ تشریف لے گئے۔ 13 نومبر کو خطبہ جمعہ امریکہ میں ارشاد فرمایا اور 20 نومبر سے قبل لندن تشریف لے گئے۔ (تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 374)
1989	حضور ماہ جون میں کینیڈا تشریف لے گئے۔
1991	28 جون سے 5 جولائی کے درمیان آپ کینیڈا تشریف لائے۔ اور 5 جولائی کو ٹورانٹو سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ 5 جولائی سے 12 جولائی کے درمیان لندن تشریف لے گئے۔
1992	9 تا 16 اکتوبر کے درمیان آپ کینیڈا تشریف لے گئے۔ اس دوران 16 و 23 اکتوبر کے خطبات جمعہ کینیڈا میں ارشاد فرمائے اور 23 اکتوبر کو ہی لندن تشریف لے گئے۔
1994	23 جون کو حضور کینیڈا کے دورہ پر تشریف لے گئے اور 6 جولائی کو واپس تشریف لائے۔
1994	22 ستمبر کو حضور امریکہ و کینیڈا کے دورے پر تشریف لے گئے۔ اور 27 اکتوبر سے قبل واپس تشریف لے آئے۔
1996	17 جون تا 6 جولائی حضور امریکہ اور کینیڈا کے دورہ پر تشریف لے گئے۔
1997	حضور 14 جون کو دورہ کینیڈا و امریکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اس دوران 20 جون کو امریکہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں 27 جون و 4 جولائی کے خطبات جمعہ کینیڈا میں ارشاد فرمائے۔ 11 جولائی سے قبل آپ واپس لندن تشریف لے آئے۔

دورہ جات امریکہ

سال	رپورٹنگ
1987	29 ستمبر کو حضور کینیڈا تشریف لائے اور کچھ دن قیام کے بعد امریکہ روانہ ہوگئے۔ مورخہ 6 نومبر کو حضور کیلگری واپس تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ 8 نومبر کو حضور امریکہ تشریف لے گئے۔ 13 نومبر کو خطبہ جمعہ امریکہ میں ارشاد فرمایا اور 20 نومبر سے قبل لندن تشریف لے گئے۔ (تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 374)
1989	16 تا 23 جون کے درمیان امریکہ تشریف لائے۔ اس دوران 23 جون اور 7 جولائی کے خطبات جمعہ امریکہ میں دیئے۔ حضور 7 اور 14 جولائی کے درمیان آسٹریلیا روانہ ہوگئے۔
1991	14 جون سے 21 جون کے درمیان امریکہ تشریف لائے۔ اس دوران 21 جون و 28 جون کے خطبات جمعہ بالترتیب واشنگٹن و ڈیٹرائٹ میں ارشاد فرمائے۔ 28 جون سے 5 جولائی کے درمیان آپ کینیڈا روانہ ہوئے۔
1994	22 ستمبر کو حضور امریکہ و کینیڈا کے دورے پر تشریف لے گئے۔ اور 27 اکتوبر سے قبل واپس تشریف لے آئے۔
1997	حضور 14 جون کو دورہ کینیڈا و امریکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اس دوران 20 جون کو امریکہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں 27 جون و 4 جولائی کے خطبات جمعہ کینیڈا میں ارشاد فرمائے۔ 11 جولائی سے قبل آپ واپس لندن تشریف لے آئے۔
1998	14 جون سے 19 جون کے درمیان حضور امریکہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ 3 جولائی کے خطبہ جمعہ فرمودہ سان ہوزے میں فرمایا ’’ابھی ایک دو دن تک مجھے انشاء اللہ امریکہ سے واپس انگلستان کے لئے روانہ ہونا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 8 ستمبر سے 15 ستمبر 1983ء سنگاپور کا تبلیغی و تربیتی دورہ فرمانے کے بعد 16 ستمبر کو فجی پہنچے اور 22 ستمبر کو حضورؒ سماسیہ سے تاوی نونی تشریف لے گئے۔ اس جزیرے سے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن گزرتی ہے۔ حضورؒ نے ڈیٹ لائن کا معائنہ فرمایا اور اس طرح بنفس نفیس دنیا کے کناروں تک پیغام پہنچا۔

(4)حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک سفر

- سفر مغربی افریقہ 13مارچ تا 14 اپریل 2003ء
- سفر سپین یکم جنوری 2005ء تا 10 جنوری 2005ء
- سفر مشرقی افریقہ 26 اپریل تا 25 مئی 2006ء
- سفر بھارت 11 دسمبر 2005ء تا 17 جنوری 2006ء
- سفر مشرق بعید 14 اپریل تا 15 مئی 2006ء

حضرت خلیفۃ المسیح کے دورہ جات کینیڈا

سال	رپورٹنگ	تاریخ دورہ
2004	الفضل ربوہ 26 جون، 30 جون، یکم جولائی، 5 جولائی، 7 جولائی، 8 جولائی، 10 جولائی، 17 جولائی، 26 جولائی 2004	21 جون تا 6 جولائی 2004
2005	الفضل ربوہ 10 جون، 15 جون، 16 جون، 23 تا 25 جون، یکم جولائی، 2 جولائی، 4 جولائی، 9 جولائی، 13 جولائی، 15 جولائی، 16 جولائی، 18 جولائی، 21 جولائی 2005	14 جون تا 6 جولائی 2005
2008	الفضل ربوہ 11 جولائی، 12 جولائی، 14 جولائی، 23 تا 25 جولائی، 28 تا 30 اگست 2008	24 جون تا 6 جولائی 2008
2012	الفضل ربوہ 27 جولائی، 28 جولائی، 30 جولائی، 2 تا 4 اگست، 6 اگست، 8 تا 11 اگست، 15 اگست، 17 اگست، 18 اگست، 23 اگست، 27 اگست 2012	3 تا 17 جولائی 2012
2013	الفضل 8 جون، 12 تا 13 جون، 17 جون، 20 تا 22 جون، 27، 26 جون، 3 جولائی 2013	15 مئی تا 27 مئی 2013
2016	الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر 2016 تا 07 اپریل 2017 مسلسل۔۔۔	03 اکتوبر تا 13 نومبر 2016

حضرت خلیفۃ المسیح کے دورہ جات امریکہ

سال	رپورٹنگ	دورہ جات کی تاریخ
2008	الفضل ربوہ 28 جون، 30 جون، 4 جولائی، 10، 9 جولائی 2008۔۔	16 جون تا 24 جون 2008
2012	الفضل ربوہ 4 تا 7 جولائی، 12 تا 14 جولائی، 19 تا 21 جولائی، 23 جولائی، 25 تا 26 جولائی 2012	16 جون تا 3 جولائی 2012
2013	الفضل ربوہ 16 مئی، 20 مئی، 22 مئی، 3 جون، 5 تا 8 جون 2013	04 مئی تا 15 مئی 2013
2018	الفضل انٹرنیشنل 9 نومبر 2018 تا 10 مئی 2019	15 اکتوبر تا 6 نومبر 2018

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ مشرق بعید کے موقع پر 28 اپریل 2006ء کو براہ راست دنیا کے اس کنارے سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور 2 مئی 2006ء کو حضور انور جزیرہ (Tavcon) تشریف لے گئے۔ یہ وہ جزیرہ ہے جہاں سے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن گزرتی ہے۔ آپ نے یہاں پر انٹرنیشنل ڈیٹ لائن کا معائنہ فرمایا۔

موجودہ دور خلافت خامسہ میں اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے 133 سال ہورہے ہیں۔ گذشتہ ایک سو سال کی ترقی اور کس طرح الہام ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کی یک جھلک آپ نے دیکھی ہے۔ اب خاکسار چاہتا ہے کہ خلافت خامسہ میں جو ترقیات ہوئی ہیں اور کس طرح اس الہام الٰہی کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچا ہے، کی ساری جھلک دکھانا تو بہت مشکل ہے۔ اس کے لئے آپ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گذشتہ سال 2021ء یوکے کے جلسہ کی تقریریں سن لیں یا پڑھ لیں اس سے اندازہ ہوسکے گا۔ خاکسار نہایت ہی اختصار کے ساتھ اس میں سے چند باتیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ یہ تقریر تفصیل کے ساتھ ہمارے ہر جریدے میں شائع ہوچکی ہے۔ اور روزنامہ الفضل انٹرنیشنل میں بھی آچکی ہے۔ اس سے یہ جھلکیاں پیش کرتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب برموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ مورخہ 7 اگست 2021ء بروز ہفتہ دوسرے دن بعد دوپہر ان ترقیات اور خدا تعالیٰ کے افضال کی چند جھلکیوں کو بطور نمونہ کے طور پیش فرمایا اور یہ صرف ایک سال کی ترقی کا نقشہ ہے۔ فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 403 ہے۔ ان نئی جماعتوں کے علاوہ 829نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا...... حضور نے فرمایا دوران سال جو مساجد جماعت کو بنانے کی توفیق ملی ان کی تعداد 135 ہے اور 76 بنی بنائی مساجد ہمیں عطا ہوئیں۔ اس طرح کل 211 مساجد ہیں۔ افریقہ میں سے گھانا میں سب سے زیادہ 31 مساجد تعمیر ہوئی ہیں، پھر سیرالیون ہے، نائیجیریا ہے، بینن ہے......!

حضور انور نے ایک جزیرہ ساؤتومے کے بارہ میں فرمایا کہ: وہاں مساجد بن چکی ہیں لیکن اس سال وہاں ایک اور جزیرے پرنسپ کے گاؤں پورتوریال (Portoreal) میں جماعت کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ: بیلیز میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد نور تعمیر ہوئی ہے۔ حضور انور نے تفاصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ''جماعت احمدیہ امریکہ زائن میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کی صداقت میں ایک یادگار بنانے کی خواہش مند تھی۔ دو سال قبل وہاں دس ایکڑ زمین خریدی گئی ایک مسجد یہاں بنانے اور Exhibition ہال بنانے کا پراجیکٹ تھا اس پر تقریباً چار ملین ڈالر لاگت کا اندازہ ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ رقم جمع ہوئی ...... یہ زائن شہر کی تاریخ میں پہلی مسجد ہوگی۔ پھر اسی طرح Exhibition ہال وغیرہ بنیں گے اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی اور فتح کی معلومات ڈیجیٹل سکرینوں پر بھی اس Exhibition ہال میں دیکھی جاسکیں گی۔ منارۃ المسیح کی طرز کا ایک منارہ بھی پراجیکٹ میں شامل ہے۔''

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رواں سال ایک سوتیئیں نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے جو مختلف احمدیہ پرنٹنگ پریس ہیں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔ فارنہم کی جو پریس ہے اس کے ذریعہ سے چھپنے والی کتب کی تعداد 3لاکھ پندرہ ہزار سے زائد ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ: امسال حضرت مسیح موعودؑ کی کتب جنگ مقدس، سیرۃ الابدال، شہادۃ القرآن اور اتمام الحجۃ کے انگریزی تراجم کروا کر شائع کئے گئے۔ ملفوظات کی تیسری جلد کا بھی انگریزی ترجمہ ہوا ہے۔

وکالت اشاعت کی رپورٹ کے مطابق 92 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 384 مختلف کتب پمفلٹ اور فولڈرز 39 زبانوں میں چھتیس لاکھ اٹھاسی ہزار 3688000 کی تعداد میں طبع ہوئے۔ جن میں عربی، بنگلہ، البانین، بوسنین، لتھوینین، لیٹوین، سواحیلی، کرونڈی وغیرہ بہت ساری زبانیں شامل ہیں۔

فرمایا: 103 ممالک میں مجموعی طور پر انہتر لاکھ چوراسی ہزار 6984000 لیفلیٹس تقسیم ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے علاوہ عربی ڈیسک، رشین ڈیسک، فرنچ ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، چینی ڈیسک، انڈونیشین ڈیسک، ٹرکش ڈیسک، سواحیلی ڈیسک اور سپینش ڈیسک کے ذریعہ جو کام اور لٹریچر شائع ہوا ہے کی تفصیل بھی بیان فرمائی۔ (ان ممالک اور ان زبانوں، جن میں کتب، تراجم لیف لیٹس شائع ہوئے سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ الہام الٰہی کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کس شان سے ہر جگہ پورا ہورہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں الاسلام ویب سائٹس کا ذکر کیا اور پھر ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا خاص طور پر ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹھ چینلز چوبیس گھنٹے نشریات پیش کر رہے ہیں......ان چینلز پر اس وقت سترہ مختلف زبانوں میں رواں تراجم کئے جارہے ہیں۔ جن میں انگریزی، عربی، فرانسیسی، جرمن، بنگلہ، سواحیلی، افریقن، انگریزی، انڈونیشین، ترکی، بلغارین، بوزنین، ملیالم، تامل، روسی، پشتو، ہسپانوی اور سندھی زبانیں شامل ہیں۔

اسی طرح وہاں گھانا میں MTA کے ذریعہ سے کافی کام ہو رہا ہے اور پھر MTA افریقہ کے دو چینلز افریقن زبانوں میں ہمہ وقت نشریات کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ریڈیو سٹیشن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت جماعت احمدیہ کے ریڈیو سٹیشنز کی تعداد 27 ہے۔ جس میں مالی میں 17، برکینا فاسو میں چار، سیرالیون میں تین ہیں۔ اس کے علاوہ باقی ملکوں میں بھی ایک ایک دو دو ہیں...... ترکی زبان میں ''صدائے اسلام'' کے نام سے انٹرنیٹ ریڈیو کا قیام عمل میں آیا ہے۔

مجلس نصرت جہاں

بارہ ممالک میں 37 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ ان ہسپتالوں میں 49 مرکزی اور 14 مقامی ڈاکٹرز خدمت انجام دے رہے ہیں۔ 11 ممالک میں 593 ہائر سیکنڈری سکولز اور جونیئر سیکنڈری سکولز اور مڈل سکولز، پرائمری سکولز کام کر رہے ہیں۔

اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ دنیا کے 60 ممالک میں رجسٹرڈ ہوچکی ہے۔

اس سال ہونے والی بیعتوں کی تعداد

حضور نے خدا تعالیٰ کے افضال و برکات خداوندی کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ: کووڈ کی وجہ سے کھل کر تبلیغ تو باہر جاکے ہو نہیں سکتی تھی۔ بہت ساری پابندیاں تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ 25 ہزار دو سو اکیس بیعتیں عطا فرمائی ہیں۔'' اس کے بعد حضور نے ان ممالک اور قوموں کے نام گنوائے ہیں۔

امریکہ مشن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا قیام خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ہی ہوا تھا حضرت مسیح موعودؑ نے پمفلٹ اور اشتہاروں

GREAT IS MIRZA GHULAM AHMAD - THE MESSIAH

"Twenty-three were the days of August, 1903 when Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, India, foretold the death of Alexander Dowie, Yclept Elijah II which took place last March, and now cometh the aforesaid Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, India, on June 23, and saith: "The turn of this country is drawing near." Earthquakes... will be unparalleled in the world's history and will remind men of the destruction of the judgment day.

'In Europe and other Christian countries a kind of plague will make its appearance which will be very severe.

"With my appearance, the secret designs of the wrath of God have been made manifest.

"The days of Noah will you again witness, and the scene of Lot's land you will see with your own eyes."

"He called the turn on Dowie, and why may he not on devastation? his followers ask. "He has foretold plague, too, in the Punjab and other places, and great is the name of Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, India."

The Indian gentleman has been well known in the eastern Pastures of the world for many years. His claim is that he is "the true Messiah who was to come in the last ages," and that God has showered him with grace. He first came to the attention of the United States in 1903, on account of a controversy with Elijah III. Since the death of Dowie the Indian prophet's reputation has soared, for did he not tell of the death of Dowie, that it should take place within his (the Messiah's) lifetime, should take place "with great sorrow and torment?"

Dowie was aged 59. The seer was 75.

It was in these words that Dowie was requested to strive for the fray:

"I am the true Messiah who was to come in the last ages: thus has Almighty God spoken to me. I do not claim to be the Promised Messiah simply by my own assertion, but Almighty God who made the earth and

THE SUNDAY HERALD—BOSTON JUNE 23, 1907—MAGAZINE SECTION.

Great Is Mirza Ghulam Ahmad The Messiah

FORETOLD PATHETIC END OF DOWIE AND NOW HE PREDICTS PLAGUE, FLOOD AND EARTHQUAKE

This is a photostat print copy of an article which appeared in the magazine section of the newspaper "The Sunday Herald", Boston, Massachusetts, U.S.A. The original can be seen in the Archives Section of the State House library of Massachusetts in Boston, U.S.A.

Ghulam Yasin
Former Ahmadiyya Muslim Missionary in U.S.A.

MIRZA GHULAM AHMAD, THE PROMISED MESSIAH.

کے ذریعہ اپنی آمد کی خبر دی۔ اور پھر الیگزینڈر ڈوئی کی ہلاکت نے تو ایک تہلکہ مچا دیا تھا اور یہاں کے اخباروں نے لکھا کہ

"Great Is Mirza Ghulam Ahmad The Messiah"

پھر خلافت ثانیہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو حضرت مصلح موعودؓ نے امریکہ تبلیغ اسلام کے لئے بھجوایا۔ 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے ایک مکتوب میں اپنے دستِ مبارک سے حضرت مفتی صاحب کو تحریر فرمایا تھا کہ ''آپ مسیح موعود علیہ السلام کا ایلچی بن کر امریکہ پہنچیں''۔ بعد میں آپ کی تقرری پھر انگلستان کے لئے ہوگئی۔ اور بالآخر 1919ء میں آپؓ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارشاد موصول ہوا کہ فوراً امریکہ روانہ ہوجائیں۔

(ماخوذ از کتاب ''حضرت مفتی محمد صادق'' مصنفہ امۃ الباری ناصر)

حضرت مفتی صاحب کو جب یہ پیغام ملا تو آپ نے استخارہ اور خدا کے حضور دعا شروع کر دی۔ چنانچہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ''میں امریکہ کے شہر نیویارک میں اسلام کی صداقت پر ایک لیکچر دے رہا ہوں۔ جلسہ کے ختم ہونے پر ایک نوجوان لیڈی بیٹھی رہی۔ میں نے اسے مخاطب کر کے کہا کہ لیکچر بھی ختم ہوگیا ہے۔ اور لوگ بھی چلے گئے ہیں آپ کس واسطے بیٹھی ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ آپ نے اسلام کی صداقت پر جو تقریر کی ہے وہ مجھے بہت پسند آئی ہے اور میں اس کو تسلیم کرتی ہوں کیا آپ مجھے بھی اسلام میں داخل کر لیں گے؟ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں اسی کام کے لئے تو یہاں آیا ہوں۔ پھر مفتی صاحب نے کلمہ شہادت پڑھا کر اس لیڈی کو مسلمان کیا اور ان کا نام فاطمہ مصطفیٰ رکھا۔''

(لطائف صادق 89-90)

حضرت مفتی صاحب کی امریکہ میں آمد

حضرت مفتی صاحب 28 جنوری 1920ء کو بحر اوقیانوس کی سطح پر کھڑے دیو ہیکل بحری جہاز S.S. Haver Ford پر سوار ہوئے جسے فرانس اور کینیڈا میں ٹھہرتے ہوئے فلاڈلفیا تک جانا تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے 25 فروری 1920ء کو آپ فلاڈلفیا پہنچ گئے۔

امریکہ میں داخلہ سے قبل آپ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ محکمہ امیگریشن نے کچھ اعتراضات اٹھائے جن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ آپ کا تعلق ایسے مذہب سے ہے جس میں کثرت ازدواج کی اجازت ہے جو ہمارے مذہب میں ممنوع ہے۔ اس لئے ہم آپ کو امریکہ میں داخل ہونے

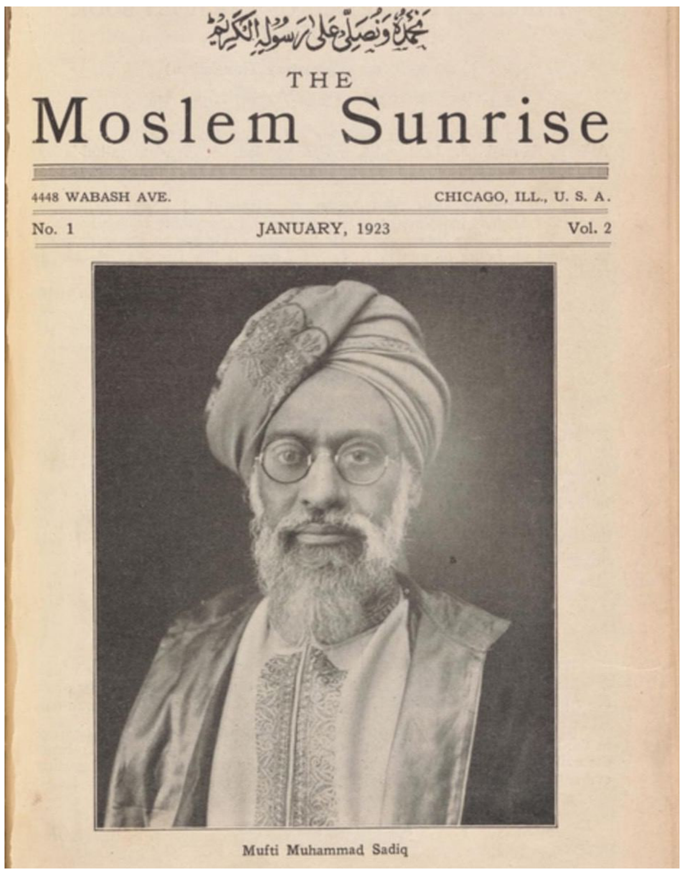

Mufti Muhammad Sadiq

کی اجازت نہیں دے سکتے۔ لہٰذا آپ واپس چلے جائیں۔ البتہ آپ کو اپیل کا حق حاصل ہے۔ آپ کو Detention سنٹر میں ٹھہرایا گیا جہاں سے باہر نکلنے کی ممانعت تھی۔ اس کا دروازہ دن میں صرف 2 دفعہ کھلتا تھا جب کھانا دیا جاتا تھا۔

اس واقعہ کا ذکر آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں خط لکھ کر کیا۔ اور اس خط میں لکھا کہ ’’مقابلہ بہت بڑے لوگوں سے ہے۔ مگر کچھ غم نہیں کیونکہ میرے ساتھ میرا خدا ہے اور خلیفۃ المسیح اور احباب کرام کی دعائیں ہیں اور بزرگوں کی امداد روحانی ہے۔قریباً ہر شب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام یا خلیفہ اول یا فضل عمرؓ سے ملاقات ہوجاتی ہے۔ دن بھر اجنبیوں میں ہوتا ہوں اور رات بھر اپنوں میں‘‘

(الفضل 29 اپریل 1920ءصفحہ 7 ماخوذ از حضرت مفتی محمد صادق مصنفہ امۃ الباری ناصر صفحہ 190)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ آپ کی اس حالت اور امریکہ میں داخلے میں رکاوٹ کی وجہ سے دعائیں کر رہے تھے اور پُر امید تھے کہ فتح بالآخر حق کی ہوگی۔ ایک تقریر کے دوران آپ نے بڑے جلال سے فرمایا:

’’امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے۔ اس وقت تک اس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور اُنہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہوجائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا۔ کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے۔ اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر بھیجیں گے اور ان کو امریکہ روک نہیں سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی‘‘۔

(الفضل 15 اپریل 1920ءصفحہ 12 تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 255)

خدا تعالیٰ کے فضل سے راستے کی تمام مشکلات دور ہوگئیں۔ اور اپریل 1920ء کو آپ کو سیکرٹری آف سٹیٹ کے حکم سے امریکہ میں داخلے کی اجازت مل گئی۔ آپ نے نیویارک سٹی سے کام کا آغاز کیا۔ یہاں ایک دلچسپ واقعہ کی وجہ سے آپ کا مکان تبدیل کرنا پڑا۔ ایک دن دروازے کے شیشے سے کسی خاتون نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھ لیا۔ اس نے جاکر مکان کی مالکن کو بتایا کہ یہ شخص کوئی جادوگر ہے۔ عجیب وغریب حرکتیں کرتا ہے۔ اس سے فوراً مکان خالی کروالو۔ مالکن نے بھی چھپ کر دیکھا اور نماز کو کوئی شعبدہ بازی سمجھا اور پھر مکان خالی کرالیا۔

(خلاصہ از لطائف صادق صفحہ 138)

اس کے بعد مکان کرایہ پر لیا گیا اس میں ایک ہال بھی تھا۔ اس ہال میں آپ نے لیکچر کا آغاز کیا۔ اور اخبارات میں اس کے لئے اشتہار دیئے۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ اور سب اٹھ کر چلے گئے۔ ایک خاتون بیٹھی رہ گئی۔ اس نے بتایا کہ وہ مسلمان ہونا چاہتی ہے۔ چنانچہ اس کا نام فاطمہ مصطفیٰ رکھا۔ اور آپ کی خواب پوری ہوئی۔

اکتوبر 1920ء میں حضرت مفتی صاحبؓ نیویارک سے شکاگو منتقل ہوگئے۔ ایک دفعہ پھر آپ کو اپنا مشن اور ہیڈکوارٹر تبدیل کرنا پڑا اور آپ مشی گن کے علاقہ High Land میں منتقل ہوگئے۔ یہ ڈیٹرائیٹ کے قریب ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنا ہیڈکوارٹر 1922ء میں شکاگو منتقل کر لیا۔ اور دعوت الیٰ اللہ کا کام مستقل بنیادوں پر یہاں سے شروع کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ نے مسلم سن رائز کا بھی اجرا کیا۔

یہ وہ ابتدائی حالت وکیفیت کا نقشہ ہے جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے امریکہ میں باقاعدہ تبلیغ احمدیت کا آغاز فرمایا۔ آپ کی تبلیغ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے مقامی لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوئے۔ اور انہی بنیادوں پر آج جماعت احمدیہ امریکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مضبوط جماعت بن چکی ہے۔

امریکہ میں مساجد، مشن ہاؤسز اور تبلیغی سینٹرز کی تعداد

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ جماعت نے مختلف شہروں میں بڑی اور عظیم الشان 56 مساجد بنائی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ 60 مشن ہاؤسز ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے 39 مبلغین دن رات دعوت الیٰ اللہ کے کام میں مصروف ہیں۔ امریکہ مشن کے ذریعہ 5 دیگر ممالک میں بھی تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔مثلاً میکسیکو، ڈومینیکن ریپبلک، مارشل آئی لینڈ، مائیکرونیشیا اور کریبتی۔ ان ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 6 مبلغین خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

تنظیمیں

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تنظیمیں مثلاً انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ بھی اپنے اپنے دائرہ میں مستعد ہیں اور خلیفۃ المسیح کی قیادت میں اپنے کام سرانجام دے رہی ہیں۔

مجلّہ جات

جماعت احمدیہ امریکہ کا ماہوار رسالہ احمدیہ گزٹ، النور۔ اردو اور انگریزی میں شائع ہوتا ہے۔ اب آئن لائن بھی شائع ہونے لگا ہے۔امریکہ جماعت کے سو سال پورے ہونے پر احمدیہ گزٹ اور النور کے بڑے ضخیم شمارے شائع ہوئے ہیں۔ جو آن لائن دستیاب ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اس کے علاوہ مسلم سن رائز اور تنظیموں کے اپنے اپنے رسائل اور مجلّات بھی شائع ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو امریکہ کے درج ذیل شہروں اور سٹیٹس میں خدمت کی سعادت ملی ہے۔

1. 1987ء تا 1991ء اوہایو اور مشی گن (ڈیٹن، ڈیٹرائیٹ، کلیولینڈ، ایتھنس، کولمبس)
2. 1992ء تا 1996ء ٹیکساس، لوزیانہ میں (ہیوسٹن، آسٹن، ڈلس، نیو آرلینز، بیٹن روج)
3. 1996ء تا 2004ء مسجد بیت الرحمان ہیڈ کوارٹر میری لینڈ۔ورجینیا(سلورسپرنگ) لورل، ورجینیا اور ہیڈکوارٹر کی ذمہ داریاں)
4. 2004ء تا 2014ء کیلی فورنیا، نواڈا، ایروزوناسٹیٹس، لاس اینجلس، چینو، فی نکس، طوسان، لاس ویگاس
5. 2014ء تا 2017ء الیناؤس، انڈیانا، شکاگو اور انڈیانا
6. 2017ء تا حال مشی گن، اوہایو، ڈیٹرائٹ، ڈیٹن، کولمبس اور کلیولینڈ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اس وقت خاکسار ڈیٹرائٹ مشی گن میں مقیم ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی جماعت کی ایک بہت بڑی مسجد ہے۔ جو جماعت کی تمام ضرورتوں کو پورا کر رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

پس یہ ایک بہت ہی ہلکی سی تصویری جھلک ہے۔ اس کامیابی کی جو الہام ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ جیسا کہ حضور انور ہرسال یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے افضال تو اس قدر ہیں کہ سب کا بیان کرنا بہت ہی مشکل ہے یہ تو صرف ایک جھلک ہی دکھائی جاسکتی ہے۔

پس اے آسمان اور اے زمین، اور اے دنیا میں بسنے والو تمام انسانی روحو! ہم خدا تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے حضرت مسیح موعودؑ سے جو وعدہ فرمایا تھا کہ میں ’’تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ اس نے یہ وعدہ پورا فرما دیا ہے۔ اور اب مختلف قومیں اس میں راحت اور آرام پا رہی ہیں۔ اور یہ وہ تن آور درخت ہے کہ جس کے سایہ میں تمام دنیا کے لئے راحت وآرام ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن،اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

احمدیت کا مستقبل

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ ’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اسقدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا...... سو اے سننے والو !ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔‘‘

(تجلیاتِ الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

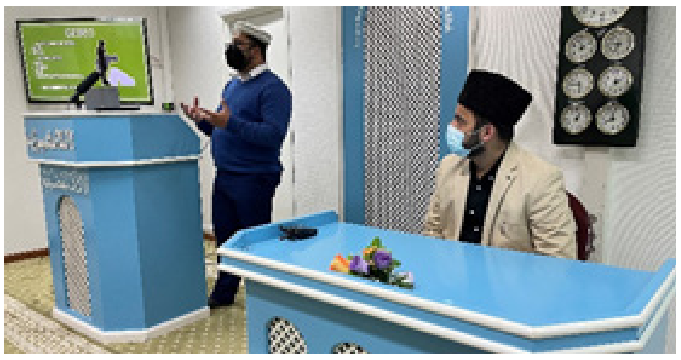

رپورٹ: چوہدری طاہر احمد گل۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن

کالج کے طلباء کا مسجد دارالعزیز تبلیغ انٹورپن بیلجیم کا وزٹ

TECHNISCH INSTITUUT SINT-VINCENTIUS

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے مؤرخہ 8 فروری بروز منگل بوقت دو بجے Torhout شہر کے ایک کالج کے پچاس طلباء نے مسجد دارالعزیز تبلیغ انٹورپن کا وزٹ کیا۔اس وزٹ کا اوّلین مقصد اسلامی تعلیمات سے تعارف حاصل کرنا تھا۔

گروپ میں 50 طلباء اور دو اساتذہ شامل تھے،یہ طلباء تین مختلف کلاسسز سے تعلق رکھتے تھے۔اس گروپ کو مسجد میں آتے ہی تین چھوٹے گروپسز میں تقسیم کر دیا گیا،پہلے گروپ کے نگران مکرم شان قمر صاحب اور مکرم اطہر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے تھے جنہوں نے اسلام اور احمدیت کی تاریخ اور تعارف کروایا اور دوسرے گروپ کے نگران لوکل قائد مجلس مکرم بیزاد اقبال صاحب اور مکرم ناصر حسین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے تھے،جنہوں نے لائبریری میں لگائی گئی قرآنی نمائش دیکھائی اور ایک مسلمان کی نظر میں قرآن کریم کی اہمیت اور قرآن کریم کے مختلف تراجم کے بارے میں طلباء کو بتایا،اسی طرح تیسرے گروپ کے نگران مکرم ناصر زیروی صاحب تھے،جنہوں نے مسجد کے مین ہال میں طلباء کو نماز کا طریق اور روحانی اور جسمانی فوائد کے بارے پریزنٹیشن کی مدد سے تفصیل بتائی۔اسی طرح آخر پر مکرم توصیف احمد صاحب مربی سلسلہ انٹورپن ریجن نے بعد میں ہونے والے طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔جن میں سے چند سوالات ذیل میں درج ہیں۔

- مسلمان پانچ دفعہ کیوں عبادت کرتے ہیں۔
- مرد اور عورتیں ایک ہال میں عبادت کیوں نہیں کرتے۔
- کیا غیرمسلمان بھی مسجد میں آسکتے ہیں۔
- نماز سے پہلے آذان کیوں دی جاتی ہے۔
- کیا قرآن کریم کو غیرمسلمان ہاتھ لگا سکتے ہیں۔
- آپ میں دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔
- چندہ کیوں دیا جاتا ہے۔

جو بچے سکول اور جو لوگ کام کرتے ہیں پانچ نمازیں کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔

روزہ کن صورت میں چھوڑا جا سکتا ہے۔

خلافت کیا ہے،خلیفۂ وقت کے کیا کام ہے۔

اس طرح تینوں گروپس کو تین مختلف جگہوں (کوری ڈور،لائبریری، مسجد مین ہال) میں ہر بیس منٹ کے بعد تبدیل کیا جاتا رہا۔اس طرح تمام طلباء کو ہر جگہ دیکھنے اور سوالات کرنے کا ملتا رہا۔

پروگرام کے آخر میں کالج کے اساتذہ کی طرف سے جماعت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا گیا اور کہا کہ ہمارے لئے یہ بہت مثبت تجربہ رہا ہے اور ہمیں آج بہت کچھ سیکھنے کا موقعہ ملا ہے،اور طلباء کی بہت سے غلط فہمیاں دور ہوئیں ہیں۔اور ہم پھر آپکی مسجد کا وزٹ کرنا چاہیں گے۔

پروگرام کے اختتام پر تمام طلباء اور اساتذہ کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔

طلباء کا اسلام کے بارے تعارفی وزٹ مکمل ہونے کے بعد لوکل صدر مکرم مدثر منعان صاحب، مکرم توصیف احمد صاحب مربی سلسلہ، خاکسار نمائندہ الفضل اور دیگر احباب نے الوداع کیا۔

جانے سے قبل پورے گروپ کے ساتھ ایک گروپ تصویر بنائی گئی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اساتذہ اور طلباء کو اسلام احمدیت کے حقیقی پیغام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور محترم امیر صاحب کی مکمل رہنمائی حاصل رہی،اس سلسلہ میں تین میٹنگز اور ٹاسک لسٹ بنائی گئی،اور کام کو تقسیم کر لیا گیا۔قرآن کریم کے نسخہ اور ٹائم لائن اور تاریخ کے پینل برسلز مشن ہاؤس سے لائے گئے۔مکرم صدر صاحب،لوکل سیکریٹری تبلیغ،طلباء جامعہ احمدیہ یوکے اور جماعت کے دیگر ممبران کا پورا تعاون حاصل رہا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو اسکی بہترین جزا عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

تھا،اُس وقت مَیں نے دعا کرنی شروع کی اور درود شریف کثرت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ (احرار نے جماعت کے خلاف بہت زیادہ شورش اُٹھائی تھی) کہ یا ربّ! میرے پیر کی عزت رکھیں، دشمن کا بہت زور ہے۔تو مجھ کو سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔کیا دیکھتا ہوں کہ تین اونٹ ہیں۔ ایک اونٹ پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر بھی اُس کے اوپر ہیں۔اور صحابی دوسرے اونٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب نے فرمایا کہ سوہنے خاں ! تم آ گئے ہو؟ جاؤ اور قدم آہستہ آہستہ چلنا تا کہ دشمن پر رعب ہو جاوے۔ حضور کا غلام آگے آگے چلا۔ جب دس قدم چلا تو حکم ہوا کہ سوہنے خاں! تم پیچھے ہو جاؤ، تمہارا پاؤں شور کرتا ہے۔سرورِ کائنات اونٹ سے اُتر کر پیادہ ہو کر آگے چلنے لگے۔ جب مسجد مبارک کے (قادیان کی مسجد مبارک کے) پاس پہنچے تو سب صحابی اونٹوں سے اُتر کر اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مبارک میں بھی چلے گئے۔سب صحابیوں کو مسجد مبارک میں چھوڑ کر (صحابی بھی ساتھ تھے، مسجد مبارک میں چلے گئے) پھر مسجد مبارک کی جو کھڑکی لگی ہوئی ہے، وہاں سے گزر کر خلیفہ ثانی کے گھر پہنچ گئے۔ (یہاں ان کی خواب ختم ہوتی ہے)۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔غیر مطبوعہ جلد نمبر 12 صفحہ 200-201 از روایات حضرت میاں سوہنے خان صاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے دیکھا کہ امیر کابل کہتا ہے کہ مَیں نے اپنا پیسہ بھیج دیا ہے۔ پیچھے آپ بھی آ رہا ہوں۔ جب مستریوں نے ایک فتنہ برپا کیا (یہ مستریوں کا جو فتنہ تھا، یہ وہاں قادیان میں ایک اندرونی فتنہ تھا، انہوں نے بڑا شور مچایا تھا) تو اُس وقت مَیں نے دیکھا کہ حضرت خلیفہ ثانی آسمان پر ٹہل رہے ہیں۔ گویا اس میں یہ بتایا کہ اُن کا اتنا اونچا مقام ہے کہ اُن کے مقام تک پہنچنا نہایت ہی مشکل ہے، گویا محال ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کے لوگ جتنا چاہیں زور لگا لیں خدا کے فضل سے ان کا کوئی نقصان نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ اُن کا قدمِ مبارک بہت بلندی پر ہے۔ یہ حضور علیہ السلام کے اس شعر کے ماتحت ہے کہ ؎

آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔غیر مطبوعہ جلد نمبر 7 صفحہ 160 از روایات حضرت خیر دین صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 15/ فروری 2013ء)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ

(مسند احمد)

ترجمہ:اے خدا! جس طرح تو نے مجھے خوش شکل بنایا ہے اسی طرح خوب سیرت بھی بنا دے۔

یہ سید ومولیٰ پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آئینہ دیکھنے اور حُسنِ خلق کی دُعا ہے۔

ہمارے پیارے امام عالی مقام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

یہ اللہ تعالیٰ کا رحم اور فضل ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بناتا ہے اور ہمیں یہ نہیں پتہ کہ کس ذریعہ سے قبول کئے جائیں گے۔ اس لئے اس رحم اور فضل کو حاصل کرنے کے لئے اپنی عبادتوں اور اعلیٰ اخلاق کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیے۔ ظاہری حالت بھی انسان کے چہرے کے تاثرات بھی اس کے اخلاق کی عکاسی کرتے ہیں اس بارے میں صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کس طرح بیان کرتے ہیں۔

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش اخلاق تھے۔

(صحیح بخاری)

لوگ خوش شکل ہوں تو تکبر پیدا ہو جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا! جس طرح تو نے مجھے خوش شکل بنایا ہے اسی طرح خوب سیرت بھی بنا دے۔

(خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 3اگست 2019)

مرسلہ:مریم رحمٰن

فقہی کارنر

آنحضورؐ کی یاد سے رحمت کا نزول

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

آنحضرت ﷺ کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ اولیاء اور انبیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ایسی بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں۔ خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو۔ آج کل کے مولویوں میں بدعات نہ ہوں تو پھر تو وہ ایک وعظ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت، پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔ ہم مجاز نہیں ہیں کہ اپنی شریعت یا کتاب بنا لیویں۔

مولود کے وقت کھڑا ہونا جائز نہیں۔ ان اندھوں کو اس بات کا علم ہی کب ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روح آگئی ہے بلکہ ان مجلسوں میں تو طرح طرح کے بدعت اور بدمعاش لوگ ہوتے ہیں وہاں آپ کی روح کیسے آسکتی ہے اور یہ کہاں لکھا ہے کہ روح آتی ہے؟

(البدر 27 مارچ 1903ء صفحہ 73)

(داؤد احمد عابد۔استاد جامعہ احمدیہ یوکے)

جنت کا دروازہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیر معمولی توفیق اور ہمت بخشی۔

(بخاری)

پھر فرمایا:۔

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ''باب الصدقہ'' ہے جہاں سے صدقہ وخیرات کرنے والے داخل ہوں گے۔

(مسلم)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

دھوکے بازی سے بچنا

آج کل کے مادیت کے دور میں لوگوں کی اکثریت جن میں مسلمان بھی شامل ہیں ربّ العالمین کو چھوڑ کر دنیا کمانے کی ہوس میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں ہیں۔ دنیا دار لوگ دولت کمانے کی حرص میں ایک دوسرے کو چکمہ دینے، جھوٹ بولنے، بد معاملگی کرنے اور دھوکہ اور فریب دہی سے بھی گریز نہیں کرتے۔ حالانکہ اللہ کے پیارے رسولؐ نے تو یہ فرمایا ہے۔

جو (لین دین وغیرہ میں) دھوکے بازی سے کام لے، اسکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (مسلم)

مرسلہ:بشریٰ نذیر آفتاب۔سسکاٹون، کینیڈا

25مارچ2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:04	18:33
مدینہ منورہ	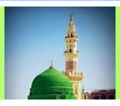	05:03	18:35
قادیان		05:05	18:43
ربوہ		04:45	18:23
اسلام آباد ٹلفورڈ	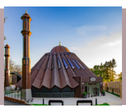	04:25	18:24